عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۲۵

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

وانك لعلى خلق عظيم

وانك لعلى خلق عظيم

خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نظر

قرآنی عظمت

دعوت

فکر و عمل

لفظ "خاتم" کی تحقیق

از روئے لغت

وتفاسیر

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

اخوت و مساوات کے نمونے

این ڈی ایف سی NDFC

میں زبردست بے ضابطگیاں

شوگر ملوں کو فراہم کیئے جانے والے

کروڑوں روپیئے قرضے کی واپسی مشکل نظر آتی ہے

اس کا ذمہ دار کون ہے؟

آگ ـــ آگ ـــ آگ

اندوہناک

چیخیں

عبرتناک انجام

جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر کو فوراً برطرف کیا جائے

انوار القرآن

بیشک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا اس بات سے کہ وہ بیان کرے کوئی بھی مثال خواہ مچھر کی ہو خواہ اس سے بڑھ کر ہو۔

اس سے پچھلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کافروں اور انکار کرنے والوں کو دعوت دی تھی کہ وہ اس جیسا کلام بنا کر پیش کریں لیکن وہ لوگ آج تک اس کا جواب نہیں دے سکے اور نہ وہ قیامت تک دے سکیں گے اسی بے بسی کی حالت میں وہ نعوذ باللہ اللہ کا کلام نہیں سمجھتے تو اور کچھ بن نہ پڑا البتہ قرآن مجید میں عیب نکالنے لگے اور کہا کہ یہ تو بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی بڑی شان و عظمت والا ہو کر اپنے کلام میں نہایت حقیر اور ذلیل چیزوں کا ذکر کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر بڑی سے بڑی چیزوں کا ذکر آیا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کا بھی، جانوروں میں ایک طرف ہاتھی اونٹ اور گھوڑے وغیرہ کا اور دوسری طرف چیونٹی، مکھی، مچھر وغیرہ کا لوگوں کو سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کی مثالیں بیان کی ہیں۔ مثلاً کسی جگہ یہ کہ کافروں کے بت ایسے بے بس اور مجبور ہیں کہ ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ اگر ان کے منہ پر مکھی مچھر وغیرہ بیٹھ جائے تو اڑا بھی نہیں سکتے۔ کسی جگہ یہ کہ کافروں کا دین مکڑی کے جالوں کی طرح کمزور ہے۔ مثالیں سن کر بعض کافر کہنے لگے کہ مسلمانوں کا خدا بھی نعوذ باللہ! ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ ایسی حقیر چیزوں کے نام لینے سے بھی نہیں جھجکتا۔ اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا ہے۔

انوار الحدیث

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین و انصار مع ابوبکرؓ و عمرؓ کے جمع ہوتے تھے آپ ان کے پاس باہر تشریف لاتے تو ان میں کوئی ایسا شخص نہ ہوتا تھا جو آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکتا ہو سوائے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے یہ دونوں صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے تھے اور آپ انہیں دیکھا کرتے۔ یہ آپ کو دیکھ کر مسکرایا کرتے آپ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

خالص محبت میں تکلف کی حدود اٹھ جاتی ہیں مگر ادب کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پاتا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نشاط خاطر کا احساس کر لیتے تو شوقِ نظارا کیلئے سب سے پہلے ان کی نظریں بے تاب ہوتیں اور جب ذرا طور پہ بدلے ہوئے دیکھتے تو سب سے پہلے خوف کے آثار ان ہی پر ظاہر ہوتے۔ ذوالیدین کے طویل قصہ میں جہاں آپ کو نماز کے اندر ایک سہو ہو گیا تھا۔ راوی نے خاص طور پر ان حضرات کا ذکر کر کے کہا ہے۔ فہاباہ ان یکلماہ یعنی یہ دونوں حضرات بات کرتے ہوئے ڈرے اور انہیں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اس سہو کے متعلق لب کشائی کرتے ہاں ایک شخص ذوالیدین تھے انہوں نے باادب واقعہ عرض کیا۔ یہ ادب کے ساتھ اور الفت کے ساتھ ادب کے رموز ہیں جو ہر کس و ناکس کو عطا نہیں کئے جاتے۔ یہ بیش بہا دولت انہیں سعید روحوں کو عطا کی جاتی ہے جنکو فنا فی المحبۃ کا مرتبہ حاصل ہے۔

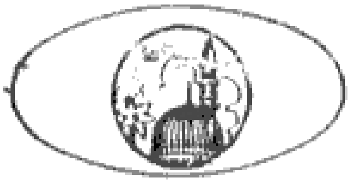

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نصیحتیں

سفر دو قسم کا ہے، دنیا اور آخرت کا، دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے، دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیئے اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیئے

دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں، سخن دلپذیر اور دل سخن پذیر۔

عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثناء کی امید نہ رکھی جائے

میں مردوں کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا، لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آگیا۔

ننانوے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گناہگار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔

آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے مٹ جانے سے زیادہ آسان ہے۔

دنیا کے مال و اسباب پر مغرور مت ہو، کیا خبر کہ اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے

اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور مکار ہے کیونکہ جب وہ آنکھوں سے نظر آنے والے انسان سے برا سلوک کرتا ہے تو نادیدہ خدا کی محبت کس طرح کر سکتا ہے!

اصل میں مخلوق کی محبت ہی خالق کی محبت ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۲۵ | ۵ تا ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۰ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ : قرآن و حدیث ———— ۲
۲ : حمد باری تعالیٰ ———— ۴
۳ : اداریہ ———— ۵
۴ : خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ———— ۶
۵ : دعوت فکر و عمل ———— ۷
۶ : توبہ کا درجہ و مقام ———— ۹
۷ : آخرت کی تیاری ———— ۱۰
۸ : اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش ———— ۱۱
۹ : آپ کے مسائل ———— ۱۳
۱۰ : مولانا مفتی محمودؒ کی یادگار تقریر ———— ۱۴
۱۱ : عبرت ناک انجام ———— ۱۵
۱۲ : بزم ختم نبوت ———— ۱۹
۱۳ : لفظ "خاتم" کی تحقیق ———— ۲۳
۱۴ : این ڈی ایف سی میں بے ضابطگیاں ———— ۲۴
۱۵ : دادا پوتا کے نظریات میں تضاد ———— ۲۲

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳۰ بزرٹہ لائن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE:
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199

چندہ

سالانہ ———— ۱۵۰ روپیہ
ششماہی ———— ۷۵ روپیہ
سہ ماہی ———— ۳۵ روپیہ
فی پرچہ ———— ۳ روپیہ

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

حمد
باری تعالیٰ

سعید تابش۔ ایم۔ اے۔ لکھنؤ

ہر ایک غنچہ پہ تازہ نکھار تیرا ہے چمن چمن پہ نشانِ بہار تیرا ہے
سحاب لطف برستا ہے کوہ و صحرا پر
تیرے ہیں دشت و چمن خار زار تیرا ہے
گلوں کو بخشا ہے تو نے جمالِ رعنائی کلی کلی میں یہ رنگِ خمار تیرا ہے
گلاب و لالۂ و نسرین و نرگس و ریحان
ہر اک نگارِ چمن جلوہ دار تیرا ہے
تو لاکھ چھپ مری نظروں سے چھپ نہیں سکتا کہ ذرّے ذرّے سے نور آشکار تیرا ہے
یہ مہر و ماہ و کواکب تو سارے پردے ہیں
ہر ایک پردہ میں روئے نگار تیرا ہے
کہاں کے قیصر و پرویز، کیسی فوج و سپاہ جلال تیرا ہے، عز و وقار تیرا ہے
تجھی سے ملتی ہے روزِ وصال کی راحت
شبِ فراق غمِ انتظار تیرا ہے
یہ تیرے لطف پہ موقوف ہے جسے جب دے سکون تیرا ہے صبر و قرار تیرا ہے
دلِ شکستہ کا مرہم ہے تیری یادِ عزیز
یہ جسمِ زار، یہ قلبِ فگار تیرا ہے
خوشی کے بدلے مجھے دی متاعِ درد و الم کرم یہ رحمتِ پروردگار تیرا ہے

سراپا غرقِ معاصی ہے تابشِ عاصی
اسے جو بخش دے یہ اختیار تیرا ہے

جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر کو فوراً برطرف کیا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے گذشتہ شمارے میں صفحہ ۲ پر ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جاپان میں پاکستان کا سفیر "منصور احمد" قادیانی ہے۔ مراسلہ میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ جاپان سے قادیانی سفیر کو ہٹایا جائے۔

ممکن ہے کہ حکومتی ادارے اور وزارت خارجہ کا کوئی ترجمان یہ بیان داغ دے کہ "اس نے ہمیں یہ لکھ کر دیا ہوا ہے کہ میں مسلمان ہوں اس لئے اسے قادیانی کہنا غلط ہے"۔

اس سلسلہ میں حکومتی اداروں یا وزارت خارجہ کے ترجمان کا پیشگی منہ بند کرنے کیلئے اس کے قادیانی ہونے کا تحریری ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ ماہنامہ "اخبار احمدیہ لندن" شمارہ ۳، مارچ ۱۹۹۰ء میں صفحہ ۶ پر بعنوان "تقریب شادی" مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۹۰ء کو مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے بعد نماز جمعہ دارالذکر لاہور میں مکرم بشیر احمد خان صاحب ابن مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے انگلستان کا نکاح مکرمہ سارہ احمد صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب حال سفیر پاکستان جاپان سے بعوض مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری صاحب نے دونوں خاندانوں اور خاص طور پر قاضی محمد اسلم صاحب کی خدمات کا ذکر فرمایا جو مکرم بشیر احمد خان صاحب کے نانا اور مکرمہ سارہ احمد کے دادا تھے۔"

اس خبر نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ جاپان میں پاکستان کا سفیر پکا اور خاندانی قادیانی ہے۔ جب اس کا قادیانی ہونا واضح ہو گیا تو اسے بحیثیت سفیر کے جاپان جیسے ترقی یافتہ اور ٹیکنالوجی کے ماہر ملک میں رکھنا پاکستانی دوستی نہیں قادیانیت نوازی ہے۔ اگرچہ موجودہ حکومت کا اس تقرری میں کوئی عمل دخل نہیں ہے اور یہ سابقہ حکومت کی قادیانیوں پر نوازشات میں سے ایک نوازش ہے۔ اس دور میں جب وزیر اعظم ہاؤس تک میں قادیانیوں کا عمل دخل تھا تو جاپان تو پاکستان کا حصہ نہیں وہ ایک ملک ہے وہاں کسی قادیانی کے تقرر میں اسے کیا رکاوٹ ہو سکتی تھی۔ لیکن سابقہ حکومت کے خاتمہ کے بعد جب نگران حکومت برسراقتدار آئی تو اس نے جہاں احتساب کا عمل شروع کیا وہاں بیرونی ملک سابق حکومت کے متعین کردہ بارہ (۱۲) سفیروں کو بھی ان کے عہدوں سے الگ کر دیا۔ ہمارے خیال میں ان کا جرم یہ ہو سکتا ہے کہ:

۱۔ وہ پاکستان کی صحیح نمائندگی نہ کر رہے ہوں گے۔

۲۔ یا انہیں سفارتی عہدہ پیپلز پارٹی سے وفاداری یا پارٹی کے بڑوں سے رشتہ داری یا دوستی کی بنا پر دیا گیا ہوگا۔

۳۔ ممکن ہے انہوں نے ایسی حرکتیں کی ہوں جو ملک کی بدنامی کا باعث ہوں۔

بہرحال ان کا جرم ظاہر کئے بغیر انہیں الگ کر دیا گیا جو مذہبی نہیں سیاسی حیثیت رکھتا ہے اگر کسی کو سیاسی اختلاف کی بنا پر ملازمت سے الگ کیا جا سکتا ہے یا انہیں تبدیل کیا جا سکتا ہے تو مذہب کو موجودہ سیاست پر زیادہ اہمیت دینی چاہیئے اور جاپان میں متعین اسلام دشمن، ملک دشمن اور مسلم دشمن قادیانی کو ملازمت سے سبکدوش کر دینا چاہیئے۔

پاکستان کی وزارت خارجہ، پاکستان کے سفارت خانے ظفر اللہ خان کے دور سے ہی قادیانی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان کی مکمل تطہیر نہیں ہو سکی۔ اسی وجہ سے وہ جہاں [illegible] کی تبلیغ کرتے ہیں وہاں وہ پاکستان سے جانے والے بیروزگار نوجوانوں کو ملازمت دلانے کے بہانے بلیک میل کر کے زبردستی قادیانی بناتے ہیں۔ خود پاکستان کے اندر ایسی ٹریول ایجنسیاں موجود ہیں جو لوگوں سے پیسے بٹور کر انہیں باہر بھجواتی ہیں جب انہیں ملازمت نہیں ملتی تو وہ پاکستانی سفارت خانے سے رابطہ قائم کرتے ہیں جہاں پر موجود قادیانی انہیں بلیک میل کر کے قادیانی بناتے ہیں اور پھر پاکستان میں قادیانیوں کی فرضی مظلومیت کے بہانہ سے انہیں وہاں سیاسی پناہ دلا کر عارضی ملازمت مہیا کر دیتے ہیں۔ یہ سلوک تو مسلمانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اس کے برعکس جو قادیانی یہاں سے جاتے ہیں انہیں اچھی ملازمتیں دلوائی جاتی ہیں۔

جاپان ٹیکنیکل ترقی میں صف اول کا ملک ہے۔ اس کی مصنوعات کو پوری دنیا میں اہمیت دی جاتی ہے۔ قادیانیوں کو اگر جاپان جیسے ملک میں ملازمت کے مواقع فراہم ہو جائیں تو انہیں اور کیا چاہیئے۔ قادیانی خواہ کہیں بھی ہو، کسی بھی عہدے پر ہو اس کے نزدیک ملک کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ وہ اپنے پیشوا کا پیروکار اور قادیانیوں کا نمائندہ ہے حتیٰ کہ اگر پاکستانی حکومت اسے کوئی آرڈر دے اور اس کے برخلاف مرزا طاہر کا آرڈر ہو تو وہ مرزا طاہر کو اولیت دیں گے۔

اس لئے ہمارا حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ ہے کہ نہ صرف جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر کو برطرف کیا جائے بلکہ تمام پاکستانی سفارت خانوں کی تطہیر کی جائے اور جہاں جہاں بھی کوئی قادیانی متعین ہے اسے وہاں سے فوراً نکالا جائے۔

خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نظر

از قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رحمۃ اللہ علیہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے مجھے اس لئے نبی بنایا ہے کہ میں پاکیزہ اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کروں۔

صدیقہؓ سے کسی نے پوچھا۔ آنحضرتؐ کے اخلاق کیسے تھے فرمایا قرآن مجید ان کا خلق ہے مطلب یہ کہ درخت پھل سے اور انسان اپنی تعلیم سے پہچانا جاتا ہے تم قرآن مجید سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت کرو۔

قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین کہا ہے اور زمانہ کی سچی تاریخ بتلاتی ہے کہ حضورؐ کا وجود بالکل رحمت تھا۔

ایک حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق یہ معلوم ہوتے ہیں۔

آنحضرتؐ شاہد خلق ہیں حکم ماننے والوں کو خوشخبری سناتے اور نافرمانوں کو ڈراتے ہیں انجانوں کی پناہ اللہ کے بندے اور رسول سب کام کو اللہ پر چھوڑ دینے والے نہ تھے ان کی ایک بہن حضرت حمزہؓ کے۔ ایک بہن حضرت عباسؓ کے ایک بہن حضرت جعفر طیارؓ کے گھر میں تھی ایک بہن حضرت خالد بن ولیدؓ کی ماں تھی۔ آنحضرتؐ کے چچا عباس نے آنحضرتؐ سے ان کی بابت کہا اور آنحضرتؐ نے چچا کے کہنے پر ۷ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔

یہ سب نکاح اس آیت سے پہلے ہو چکے تھے جس میں ایک مسلمان کے واسطے بیویوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ (بشرط عدل) چار تک مقرر کی گئی ہے۔ ۵۱ھ میں وفات ہوئی

ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں آپ کی ماں کا نام ضرہ تھا۔ آپ کا اصل نام زینب تھا پہلی شادی سلام بن مشکم سے ہوئی تھی جس نے آپ کو طلاق دے دی۔ دوسرا نکاح کنانہ سے ہوا۔ غزوۂ خیبر میں قید ہو کر رسول اکرمؐ کے حصہ میں لونڈی کی حیثیت سے آئیں تو آپؐ نے آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا اور آپ کا نام صفیہ رکھا (۵۰ھ میں انتقال ہوا)

عادت کے سخت اور نہ بول چال میں کرخت چیخ کر نہیں بولتے بدی کا بدلہ دیا ہی نہیں دیتے ان کا کام قوم اور مذہب کی خامیوں کو درست کر دینا ہے اور ایک اللہ کی وحدانیت کو تمام کر دینا ان کی تعلیم اندھوں کو آنکھیں بہرہ کو کان دیتی ہے اور غافل دلوں سے پردہ اٹھا دیتی ہے ہر ایک خوبی سے آراستہ ہر ایک خلق کریم سے عطا یافتہ۔ سکینہ ان کا لباس ہے نکوئی ان کا شعار ہے ان کا ضمیر پاک دل تقویٰ ہے ان کا کلام حکمت ہے صدق وفا ان کی طبیعت ہے عفو و احسان ان کی عادت ہے عدل ان کی سیرت ہے سچائی ان کی شریعت ہے اور ہدایت ان کی راہ نما ہے ملت ان کی اسلام ہے اور احمد ان کا نام ہے وہ ضلالت کے بعد ہدایت دینے والے اور جہالت کے بعد علوم سکھانے والے ہیں گناموں کو رفعت دینے والے مجہولوں کو نامور کر دینے والے قلت کو کثرت اور تنگدستی کو غنا سے بدل دینے والے ہیں خدا ان کے ذریعہ سے اختلاف کی بجائے اخلاق بخشا بچھڑے ہوئے دلوں کو الفت عطا فرمائی۔ گرناں گوں خواہشوں اور پر قوموں کو وحدت ارزانی فرمائی۔ ان کی امت بہترین امت ہے اس کا کام لوگوں کو ہدایت کرنا ہے۔

صبر و حلم

طائف والوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر پر پتھر مار کر زخمی اور بے ہوش کر دیا تھا فرشتہ نے آ کر کہا کہ حکم ہو تو یہ بستی الٹ دوں؟ فرمایا! نہیں نہیں۔ اگر یہ مسلمان نہیں ہوتے تو امید ہے ان کی اولاد مسلمان ہو جائے گی۔

(۲) ایک یہودی کا قرض دینا تھا وعدہ کے دن باقی تھے اس نے راہ چلتے آنحضرتؐ کا گریبان آ کر پکڑ لیا کہ میرا قرض ادا کرو فاروقؓ نے کہا یہ گستاخ قتل ہونا چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم مجھے خوب صورتی سے ادا کرنے کو کہو اور اسے تقاضے کا اچھا ڈھب بتلاؤ۔ پھر اسے ہنس کر فرمایا ابھی تو وعدہ کے دن باقی ہیں۔

(۳) ایک گنوار نے پیچھے سے آ کر زور سے آنحضرتؐ کی چادر کھینچی گردن سرخ ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کر دیکھا تو وہ بولا کہ میری مدد کرو میں غریب ہوں فرمایا ایک اونٹ جو کا ایک کھجور کا لاد دو۔

ادب اور تواضع

لوگوں کے اندر پاؤں پھیلا کر کبھی نہ بیٹھتے۔

(۲) اپنی تعظیم کے لئے مسلمانوں کو کھڑا ہونے سے روکا کرتے۔

(۳) دست مبارک کو کوئی شخص پکڑ لیتا تو آپ اس سے کبھی نہ چھڑاتے

(۴) کسی کی بات نہ کاٹتے۔

(۵) سوار ہو کر پیدل کو ساتھ نہ لیتے تھے یا سوار کرا لیتے یا واپس کر دیتے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر بلا پالان کے سوار تھے میں مل گیا فرمایا سوار ہو جاؤ۔ میں حضورؐ کو پکڑ کر چڑھنے لگا آپ تو نہ چڑھ سکا ہاں حضورؐ کو گرا دیا۔ آنحضرتؐ نے سوار ہو کر دوبارہ فرمایا میں پھر نہ چڑھ سکا اور حضورؐ کو پھر گرا دیا تیسری بار آنحضرتؐ نے سوار ہو کر فرمایا۔ سوار ہو جاؤ میں نے کہا مجھ سے تو چڑھا نہیں جاتا حضورؐ کو کہاں تک گراؤں گا۔

جود و سخاوت

سوالی کو کبھی رد نہ فرماتے زبان پر انکار نہ لاتے اگرچہ کچھ بھی دینے کو نہ ہوتا تو سوالی سے عذر کرتے جیسے کوئی معافی مانگتا ہے

(۲) ایک نے آ کر سوال کیا فرمایا میرے پاس تو کچھ نہیں تم بازار سے میرے نام پر قرض لے لو۔ فاروقؓ نے کہا خدا نے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو گئے ایک نے پاس سے کہہ دیا کہ خدا کی راہ میں دینا ہی

اچھا ہے اس پر حضورؐ خوش ہو گئے۔

شرم وحیا

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر حیا تھی۔

اپنے کام میں اپنی جان پر تکلیف اٹھا لیتے مگر دوسرے کو شرم کی وجہ سے نہ فرماتے۔

کسی کو کوئی کام کرتے دیکھ لیتے جو پسند نہ ہوتا تو اس شخص کا نام لے کے کچھ نہ فرماتے عام طور پر لوگوں کو اس کام سے روک دیا کرتے۔

مہربانی اور محبت

۱۔ نفلی عبادت چھپ کر کیا کرتے کہ امت پر اتنی عبادت کا کرنا مشکل نہ بنے۔

۲۔ ہر کام میں آسان صورت کو پسند فرماتے۔

۳۔ فرمایا میرے سامنے کسی کی چغلی نہ کرو میں نہیں چاہتا کہ کسی کی طرف سے میری صاف دل میں فرق آئے

۴۔ وعظ اور نصیحت کبھی کبھی کیا کرتے تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

۵۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ ساری ساری رات امت کے لئے دعا کیا کرتے اور زار زار روتے۔

صلہ رحم

۱۔ فرمایا میرے دوست تو ایمان والے ہیں لیکن صلہ رحم سب کے ساتھ ہے۔

۲۔ ایک جنگ میں ایک عورت پکڑی آئی۔ اس نے کہا کہ میں آپ کی دایہ کی بیٹی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اوپر سے اتار کر اس کے لئے بچھا دی۔

۳۔ مکہ والوں نے حضورؐ کو اور مسلمانوں کو سینکڑوں دکھ درد دے کے وطن سے نکالا تھا بیسیوں سچے مسلمانوں کو قتل کیا تھا کیوں یہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو حضورؐ نے سب کو بلا کے کہہ دیا کہ تمہارے سب قصور معاف کئے جاتے ہیں۔

عدل واعتدال

۱۔ جو جھگڑا دو شخصوں میں ہوتا اس میں عدل فرماتے اگر کسی کا حضورؐ کے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا تو وہاں رحم فرماتے۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

قرآنی عظمت

دعوتِ فکر و عمل

از: جناب شمس آروی بی اے

قرآن کی رسماً تلاوت اور اسلام کے چند مخصوص مراسم کی ادائیگی کو محض ذریعہ نجات سمجھ کر مطمئن ہو جانا اسلامی تعلیمات اور روایات مقدسہ سے عدم واقفیت کا ایک افسوس ناک سانحہ ہے بلکہ اسلام کی ہمہ گیریت اور وسعت کو محدود کرنے کے مرادف ہے۔ اسلام حیات انسانی کا ایک مکمل دستور العمل ہے۔ جس پر عمل کئے بغیر دینی اور دنیاوی فلاح کی راہیں مسدود ہیں۔ قرآن کی تعلیم پر صحیح عقیدت مندی کا اظہار خالص عمل ہے۔ جس کیلئے قرآنی نکات وحقائق پر غور کرنا از بس ضروری ہے۔ تاکہ علم وعمل میں ایک دوسرے کی بطریق احسن متابعت ہو سکے۔ آج قرآن کی عملی عظمت کو پس پشت ڈال کر نظر و فکری صلاحیتوں پر زور صرف ہونے لگا ہے۔ حالانکہ قرآن کی صحیح عظمت وعقیدت مندی کا تعلق مسلمانوں کی عملی زندگیوں سے ہے۔ مدعیان اسلام نے فرائض تبلیغ کو غسل وطہارت اور تکفیر وتعزیہ پر ختم کر دیا اور قرآنی تعلیمات کی جگہ پر دین سے غیر ضروری مسئلوں کے فرائض انجام دیئے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مذہب ایک مضحکہ خیز اور تاویلات اور بے جوڑ باتوں کا مجموعہ بن کر رہ گیا۔ اور روشن خیال انگریزی داں طبقوں میں اسلام کی حقیقت کا موازنہ مغربی علوم وفنون اور مغربی معاشرت سے کیا جانے لگا اور اسے کھینچ تان کر جدید مغربی خیالات کے مطابق کر دکھانے کی سعی لا حاصل ہونے لگی۔ اور قرآن سے عملاً استفادہ کرنے کا داعیہ سلب ہو گیا اپنی ہر تباہی وبربادی کو مشیت ایزدی پر محمول کرنا یا قرب قیامت کا پیش خیمہ سمجھنا قومی وطیرہ بن گیا الغرض اسلام اپنے شیدائیوں کی مجرمانہ غفلت کیشیوں اور بے اعتنائیوں کا شکار ہو گیا اور مدعیان اسلام عضو معطل ہو کر رہ گئے۔ اس عام انتشار طبیعت نے قوم کا شیرازہ بکھیر دیا اور اسلام کے واضح وحسین نقوش ماند پڑ گئے۔ ہاں زمانہ حال کے بعض علماء نے اپنی مخلصانہ مساعی جمیلہ سے مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور معاشرتی خیالات ورجحانات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا اور انہوں نے یہ مژدہ جانفزا دیا کہ تیرہ سو برس کے صحیفے میں حال ہی کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے نکات وحقائق پوشیدہ ہیں۔ قرآن کی تعلیم عمل کا ابلتا ہوا چشمہ ہے۔ جس کے ذریعہ دینی ودنیاوی فلاح مل سکتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے مخصوص لب ولہجہ میں مغربی علوم کی خامی اور مغربی معاشرت کے مہلک اثرات کو کچھ اس طرح بیان کیا کہ مغرب پرستی کا حسین بت مجروح ہو گیا۔ اور عوام وخواص میں بیداری کے تعمیری اثرات پیدا ہونے لگے۔ الحمد للہ کہ ان کی سرگرمیوں میں مذہبی شعور ابھرنے لگا۔ اور اسلام کی حقیقت سامنے آنے لگی۔ ہم یہاں پر چند احکام خداوندی کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔

سورۃ الانعام کے رکوع ۸ میں عقیدۂ توحید اور اصول اخلاق کی تلقین جس طور سے کی گئی ہے۔ وہ چنداں محتاج وضاحت نہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔ ان چیزوں کو جنہیں پروردگار عالم نے انسانوں کیلئے حرام کی ہے۔ تاکہ انسانی زندگی بچائی اور دوسری پابندیوں کی لعنت سے آزاد ہو کر احکام الٰہیہ کی پابند ہو جائے۔

(۱) یہ کہ شرک نہ کرو تم کسی چیز کو اللہ کے ساتھ۔ گویا عقیدۂ توحید کا یہ ایک بنیادی ستون ہے کہ اللہ کی ذات وصفات اور اس کے بے پایاں اختیارات وحقوق میں کسی کو شریک نہ

سمجھا جائے۔ اللہ کی وحدانیت کے سب ہی قائل ہیں۔ لیکن جس طور اور طریقے سے توحید باری کا قولاً اور عملاً اقرار ہونا چاہیئے۔ اس کا صحیح معیار یہی ہے جو قرآن خود ہی بتاتا ہے۔

(۲) اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ اس سے حقوق والدین کے حقوق کی اہمیت نمایاں ہے۔ قرآن میں متعدد جگہ حکم توحید کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے انسانی حقوق میں والدین کا حق سب سے مقدم اور افضل ہوتا ہے۔ والدین کی فرمانبرداری۔ آداب و احترام و دلجوئی سب نیکی میں داخل ہیں۔ جس پر عمل پیرا ہونے کی سخت تاکید آئی ہے۔

(۳) اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی اور تنگدستی کے سبب سے، ہم روزی دیتے ہیں تم کو اور ان کو یعنی تمہاری اولاد کو) یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اللہ پر ایمان کامل رکھنے کے بعد کسی شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہ ہونی چاہیئے۔ مگر صورت حال اس کے برخلاف ہے مغربی تہذیب آج ذہن انسانی پر مسلط ہے۔ دولت کی غلط تقسیم اور بگڑی ہوئی معاشرت نے ضبط تولید کا ایک ڈھونگ رچایا ہے۔ کثرت آبادی اور اقتصادی بد حالی سے بچنے کے لئے برتھ کنٹرول اور امریکی طرز کی فیملی پلاننگ کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے تاکہ نسل انسانی کی تعداد میں کمی کی جائے تو لوازمات زندگی کی فراوانی ہو۔ لیکن دراصل جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ نفس پرستی اور لذت جوئی کے تحت ہو رہا ہے قدرت کے خلاف بغاوت ہے، انکار خدا ہے۔ اور اپنی تدبیروں پر اعتماد کلی ہے۔ نظام کائنات میں دخل در اندازی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انسانی منصوبوں اور نت نئی تدبیروں کے ہوتے ہوئے امراض اور خشک سالی کا زور ہے۔ حکومت اور عوام دونوں ہی تماشائی بن کر غلطاں و پیچاں ہیں۔ کچھ بن نہیں پڑتی لیکن اعتراف شکست سے عار ہے۔ ہٹ دھرمی، کج روی کوتاہ بینی ان کے دل و دماغ پر محیط ہے۔ اور حق کے خلاف چلنے کے مہلک نتائج آنکھوں کے سامنے ہیں۔ مگر یہ ناآشنائے راز ہلاکت و بربادی کو دعوت دینے پر تلے بیٹھے ہیں۔

(۴) اور نزدیک نہ جاؤ بے حیائی (بے شرمی) کی باتوں کے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ یہ حکم الٰہی بھی اپنی جگہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ جس کا مقصد انسان کو تمام شرمناک افعال سے پرہیز کرنے کی تلقین ہے۔ زنا، شراب نوشی و دیگر افعال قبیحہ سے قطعی اجتناب کا حکم انسانی سوسائٹی کو پراگندیوں اور بدامنیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف جہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اور یورپ اور ایشیا کے اخبارات بتا رہے ہیں کہ آج نوع انسانی بے حیائی و بے شرمی کی آخری حد کو پہنچ رہی ہے۔ برہنگی و عریانیت فیشن میں داخل ہے۔ زنا و شراب نوشی اعلیٰ سوسائٹی میں شمولیت کی دلیل ہے۔ لیجئے عقل انسانی نے جملہ برائیوں کو چشم زدن میں آرٹ سوسائٹی اور فیشن کے نذر کر دیا ہے۔

(۵) اور قتل نہ کرو کسی جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ۔ اس حکم سے اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ انسانی جان کا قتل اللہ رب العزت نے اصولی طور پر حرام قرار دیا ہے۔ مگر چند مخصوص حالتوں میں انسانی جان کو ہلاک کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حق قصاص کے قائم ہونے پر یا ارتداد کا ارتکاب کرنے پر یا شادی شدہ کے ارتکاب زنا پر قتل کرنا صحیح ہے۔ بعض قرآن کے رو سے ثابت کرتے ہیں کہ دین حق کے قیام میں اگر کوئی رخنہ ڈالے اور جنگ کرنی ناگزیر ہو یا دارالاسلام کے اندر بدامنی کو فرو کرنے کیلئے ضرورت پڑے تو ان حالتوں میں بھی انسانی جان کا قتل کرنا حکم الٰہی کی متابعت میں سمجھا جائے گا۔ الغرض خالق حقیقی نے ان صورتوں کے سوا کسی اور صورت یا حالت میں قتل انسانی کو جائز یا حلال نہیں ٹھہرایا ہے چاہے وہ مومن ہو یا کافر۔ اسی ضمن میں یہ امر قابل غور ہے کہ لفظ جہاد کو جیسا کہ عام طور سے غیروں کی اصطلاح میں جنگ و خونریزی کے مرادف سمجھا جاتا ہے۔ غلط ہے دراصل انسانی جان کی ہلاکت اسلام میں قطعاً ممنوع و حرام ہے۔ الا یہ کہ مخصوص حالتوں میں جس کا تذکرہ اوپر کیا جا چکا ہے لیکن آج خدا کے بندوں نے انسانی قتل و غارت گری اور فتنہ و فساد سے دنیائے فانی کو ہلاکت و بربریت کا ایک بھیانک و وحشت انگیز نمونہ بنا دیا ہے۔ اور اس پر دعوٰی اپنی تہذیب و شائستگی کا دراصل مسلوب العقلی کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

(۶) اور یہ کہ نزدیک نہ جاؤ مال یتیم کے مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جاوے۔ یہ بالکل صاف اور واضح حکم الٰہی ہے۔ کہ یتیم کے مال کی اگر نگرانی اور دیکھ بھال کی ضرورت ہو تو ایسی حالت میں محض یتیم کی خیر خواہی اور نیک نیتی کے ساتھ اس کے مال کی نگہداشت کی جائے جب تک کہ وہ سن بلوغ کو نہ پہنچ جائے یہ ایک اصولی حکم ہے۔ جس کی تفصیل احادیث میں آئی ہے۔

(۷) اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی آدمی کو مگر موافق طاقت اس کے یہ حکم الٰہی بھی اپنی جگہ پر مستقلاً اصولی ہے جس کی اہمیت و افادیت تفاصیل سے مبین دین اور زندگی کے دیگر معاملات میں اگر انسان اس اصول پر کما حقہ کاربند ہو جائے۔ تو سماجی زندگی کس حد تک خوشگوار ہو سکتی ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ اللہ نے انسان پر ذمہ داری کا بوجھ اس کی امکانی طاقت پر رکھا ہے۔ لہٰذا صحیح دین کے ڈھنگ میں انسان اپنی امکانی کوشش بھر راستی و انصاف سے کام کرے اور اگر نادانستہ کوئی تقصیر ہو جائے تو اللہ اسے اپنی رحمت سے معاف فرمائے گا۔

(۸) اور جس وقت بات کہو سچ کہو رعایت رشتے ناطے کی نہ کرو۔ حق و انصاف کے معاملے میں رعایت کسی کی بھی ملحوظ خاطر نہ ہونی چاہئیے۔ ورنہ حق و صداقت کی عظمت ہی فنا ہو جائے گی۔

(۹) اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ اس سلسلے میں حضرات مفسرین نے بڑی تفصیل سے عہد اللہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ انسان نے شعوری اور غیر شعوری طور پر اللہ سے جو عہد و پیمان باندھا ہے اس کو پورا کرنا اس کا اولین فرض ہے۔ اللہ کے کچھ حقوق ہیں جن کو پورا کرنا اس کی اپنی ذمہ داری ہے۔ ورنہ عہد شکنی اور سرکشی کا سنگین الزام انسان پر عائد ہو جائے گا یعنی انسان کے لئے اپنے خالق حقیقی کے احکام و فرامین کے مطابق زندگی بسر کرنا دراصل ایفائے عہد ہے اور یہی طریقہ رضا جوئی اور تقرب الی اللہ کا ہے۔ اس راہ کو چھوڑتے ہی انسان عہد شکنی کی لعنت میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کی آیت میں اسی ام

باقی ص ۳۴ پر

توبہ کا درجہ و مقام قرآن مجید کی روشنی میں

از: حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسلمان گناہ گاروں کے سامنے (جو معصیت کے دلدل میں گلے گلے دھنسے اور ڈوبے ہوئے ہیں) توبہ کا وسیع دروازہ کھول دیا اور لوگوں کو اس کی طرف کھلے عام بلایا اور توبہ کی فضیلت اتنی تفصیل سے بتائی کہ اس کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے دین کے اس رکن عظیم کو پھر سے زندہ و استوار کر لیا اور اسی لئے آپ کے دوسرے اسمائے گرامی کے ساتھ آپ کا ایک اسم شریف نبی توبہ بھی ہے آپ نے توبہ کو ایک اضطراری وسیلہ ہی نہیں بنایا جس کے ذریعے انسان تلافی مافات کر لیتا ہے بلکہ آپ نے توبہ کا مقام اتنا اونچا کیا کہ وہ افضل ترین عبادت اور تقرب سے وقت اس قرب و ولایت کے انتہائی درجات تک پہنچنے کا آسان راستہ بنا دیا جس پر بڑے بڑے عابدوں زاہدوں اور ان پاکیزہ نفوس کو بھی جو گناہوں سے محفوظ رہے ہیں رشک آتا ہے۔

قرآن نے توبہ کی فضیلت و وسعت کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اس کے ذریعے انسان اپنے تصور میں آنے والے بڑے سے بڑے گناہ سے بھی پاک ہو جاتا ہے اس بات کو قرآن نے بڑے دل کش انداز میں بیان کیا ہے اور عاصیوں خطا کاروں اور نفس و شیطان سے ہارے ہوئے لوگوں کو اللہ کی پناہ میں آنے اور اس کے سایۂ رحمت اور ظل عاطفت میں داخل ہونے کی دعوت عام دی ہے اور اس کی رحمت کے تواج اور بے کران سمندر کی (جو انفس و آفاق کو گھیرے ہوئے ہے) ایسی دلربا اور شوق انگیز تصویر پیش کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف حلیم و رحیم جواد و کریم ہی نہیں بلکہ (اگر یہ کہنا صحیح ہو تو) وہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ان کا مشتاق رہتا اور ان کی محنت کی پوری قدر دانی فرماتا ہے آپ آئندہ آیت کی تلاوت کیجئے اور اس لطف و کرم اور اس مشفقانہ فضا کو محسوس کیجئے جو اس آیت کریمہ کو ڈھانکے ہوئے ہے۔

قل یعبادی الذین اسرفوا ـــــ (الی آخرہ)

آپ میری طرف سے کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مت مایوس ہو بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ بے شک وہ بڑا غفور ہے بڑا رحیم ہے۔ (الزمر ۵۳)

اور اس بھی آگے ہم اس آیت میں محسوس کرتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی مختلف جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور اس نورانی فہرست کی ابتداء ہی تائبین سے کی ہے

التائبون العبدون الحمدون ـــــ (الی آخرہ)

وہ مجاہدین توبہ کرتے رہنے والے ہیں نیک باتوں کا حکم کرتے رہنے والے ہیں حمد کرتے رہنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں رکوع کرتے رہنے والے ہیں سجدہ کرتے رہنے والے ہیں نیک باتوں کا حکم کرتے رہنے والے ہیں اور بری باتوں سے روکتے رہنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے (سورہ التوبہ ۱۱۲)

تائبین کا اعزاز

یہ عزت افزائی اور تائب بندہ کی [illegible] اور اس پر اظہار اطمینان و اعتماد اس وقت اچھی طرح واضح ہو گیا جب قرآن نے ان تین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ کے قبول ہونے کا اعلان کیا جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی صحیح و معقول عذر کے پیچھے رہ گئے اور مدینہ میں رہ گئے تھے تو قرآن نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان مہاجرین و انصار کا ذکر کیا جو اس غزوہ میں شریک رہے تھے پھر اس سے متصلاً ان تین پیچھے رہنے والوں کا ذکر کیا تاکہ وہ لوگ صرف اتنا محسوس نہ کریں کہ ان کی توبہ قبول ہوئی اور وہ گزر کر پھر مومنین صالحین کی صف میں شامل ہو گئے بلکہ وہ ذلت کے احساس اور سایہ سے بھی دور رہیں اور ان میں احساس کمتری پیدا نہ ہونے پائے ان صاحب ایمان و اخلاص گروہ پر (جس سے ایک لغزش سرزد ہوئی) قیامت تک کے لئے واضح ہو جائے کہ ان کا فطری مقام، مہاجرین و انصار کے صادقین اولین کی صف اول ہی ہے اس لئے شرم و عار کی کوئی وجہ نہیں۔

کیا ادیان و اخلاق اور اصلاح و تربیت کی تاریخ میں قبول توبہ تائب کے اکرام اور اس لطف و عنایت اور محبت و شفقت کے ساتھ اس کا غم غلط کرنے کی اس سے زیادہ کوئی روشن اور دل کش دقیق و عمیق اور شیریں و لطیف مثال ملتی ہے؟ آیئے ان آیات کریمہ کی ایک بار پھر تلاوت کیجئے

لقد تاب اللہ علی النبی ـــــ (الی آخرہ)

بے شک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی جنہوں نے نبی کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر اللہ نے ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمادی، بے شک وہ ان کے حق میں بڑا شفیق اور بڑی رحمت والا ہے اور ان تینوں پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ کے علاوہ کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کی طرف کے پھر اس نے ان پر رحمت سے توجہ فرمائی کہ وہ رجوع کیا کریں۔ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑی رحمت والا ہے (سورۂ توبہ ۱۱۷، ۱۱۸)

پھر قرآن نے ایک عام اصول کے طور پر اعلان کیا کہ اللہ کی رحمت ہر شے سے بڑی ہے اور اس کو اس کے غضب و جلال پر سبقت حاصل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ورحمتی وسعت کل شیء ـــــ (الاعراف ۱۵۶)

اور میری رحمت تو ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے

ایک حدیث قدسی میں آیا ہے

ان رحمتی سبقت غضبی ———— (روایت مسلم)

میری رحمت کو میرے غضب پر سبقت حاصل ہے۔

قرآن نے مایوسی کو کفر و جہالت اور ضلالت کے مترادف قرار دیا اور یعقوب علیہ السلام کی زبان سے اسے بیان کیا

انہ لا ییئس من روح اللّٰہ الا القوم الکفرون

(یوسف ۸۷)

اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر لوگ ہی ہوتے ہیں

اور دوسری جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے۔

ومن یقنط من رحمۃ اللہ الا الضالون (الحجر ۵۶)

اپنے رب کی رحمت سے گمراہ ہی لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

انسانیت کے لئے رحمت وبشارت

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کی کھلی ہوئی اور عام دعوت اور اس کے فضائل اور اس کی وسعتوں کو بیان کر کے اس غمزدہ انسانیت کو تسلی دی جو یاس و قنوط کے بوجھ تلے کراہ رہی تھی اور عتاب و عذاب کی وعیدوں اور غضب و جلال کے مظاہر سے اس پر لرزہ طاری تھا اور اس احساس کو فروغ دینے میں علمائے یہود شارحین کتب مقدس اور غالی مسیحی علماء اور مذہبی پیشواؤں کا زیادہ حصہ تھا۔

آپ نے انسانیت اور زندگی کو خود ایک نئی اور خوشگوار زندگی مہیا کی اور اس کے کرور اور بیٹھے ہوئے دل اور اس کے ٹھنڈے ہوتے ہوئے جسم میں ایک نئی روح اور نئی حرارت پیدا کر دی اس کے زخموں پر پھاہہ رکھا اور اسے ذہنی کی پستی سے اٹھا کر عزت و سیادت، اعتماد و خودداری اور اعتماد علی اللہ کے اوج ثریا پر پہنچا دیا ●●

آخرت کی تیاری

تاریخ ابن عساکر میں صدقہ بن یزید سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے طرابلس کی ایک جانب تین قبریں دیکھیں جو بلند زمین پر واقع تھیں ایک پر یہ قطعہ لکھا تھا۔

ترجمہ:۔ ایک ایسے شخص کو لذت عیش کیونکر نصیب ہو، جسے یقین ہو کہ موت عنقریب اسے اچانک دبوچ لیگی اس کی حکومت و سلطنت، نخوت و غرور اور کروفر خاک میں ملا دیگی اور اسے آخری گھر میں قیام پر مجبور کر دے گی

دوسری قبر پر یہ قطعہ تھا۔

ترجمہ:۔ اور ایسے شخص کو لذت عیش کیونکر نصیب ہو جو جانتا ہے کہ رب العالمین اس سے یقیناً محاسبہ کریں گے اس کی جانب سے بندوں پر جو ظلم ہوا اس پر مواخذہ ہوگا۔ اور اس نے جو خیر کا کام کیا ہوگا اس کی جزا دینگے۔ تیسری قبر پر یہ قطعہ لکھا تھا۔

ترجمہ:۔ اور ایسے شخص کو لذت عیش کیونکر نصیب ہو جو ایسے گڑھے میں پہنچنے والا ہے جس کی منزلیں اس کی جوانی کو غارت کر دیں گی چمکتے ہوئے چہرے کا سارا حسن چند لمحوں میں جاتا رہے اور اس کے جسم کا جوڑ بند ریزہ ریزہ ہو جائیگا۔ قریب ہی ایک بستی تھی میں اس میں ٹھہرا وہاں ایک بڑے میاں سے ان تینوں کتبوں کے متعلق ذکر کیا اور ان پر تعجب کا اظہار کیا وہ ان قبروں کا ذکر اس سے بھی عجیب تر ہے۔ میری فرمائش پر انہوں نے فرمایا کہ یہ تین بھائی تھے ایک بادشاہ کا حاشیہ بردار تھا۔ سول اور فوج کے متعدد مناصب پر فائز تھا۔ دوسرا ایک امیر کبیر سرمایہ دار تھا۔ تجارت کا جال دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ تیسرا عابد و زاہد تھا۔ دنیوی علائق سے الگ تھلگ یاد مولا میں مشغول تھا۔ عابد کی وفات کا وقت آیا تو وہ اس کا بھائی جو بادشاہ کا ہمنشین اور ان دنوں خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان کی جانب سے اس صوبے کا گورنر تھا۔ نیز دوسرا بھائی جو تاجر تھا دونوں اس کے پاس آئے اور اس سے وصیت کی فرمائش کی اس نے کہا نہ میرے پاس مال ہے جس کے خرچ کرنے کی وصیت کروں۔ نہ مجھ پر قرض ہے کہ اس کی ادائیگی کی تاکید کروں نہ کچھ سامان چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اس کی تقسیم کے بارے میں کچھ کہوں۔ البتہ ایک بات کا وعدہ کرو کہ تم اس کے خلاف نہیں کرو گے۔ جب مروں تو مجھے کسی اونچی جگہ پر دفن کر کے میری قبر پر یہ قطعہ لکھ دو (پہلا قطعہ جو اوپر نقل کیا گیا ہے) بعد ازاں تین دن تک میری قبر پر آتے رہو تاکہ شاید تمہیں اس سے عبرت و نصیحت حاصل ہو" دونوں بھائیوں نے اس کی وصیت پوری کی تیسرے دن جب گورنر صاحب نے اپنے بھائی کے قبر کی زیارت سے فارغ ہو کر واپسی کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے کسی چیز کے زور سے گرنے کی آواز سنائی دی جس سے وہ کانپ گیا۔ اور نہایت خوف و دہشت کی حالت میں وہ گھر لوٹا رات ہوئی تو مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھا اس سے دریافت کیا کہ وہ خوفناک آواز کیسی تھی؟ اس نے بتایا کہ یہ ہتھوڑے کی آواز تھی رجھ سے کہا گیا کہ تو نے فلاں وقت ایک مظلوم دیکھا تھا۔ مگر اس کی مدد نہیں کی۔ صبح ہوئی تو گورنر نے اپنے بھائی اور دیگر لوگوں کو جمع کیا اور انہیں بتایا کہ اس نے اپنے تمام موجودہ مشاغل سے دستکش ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس نے امارت و ریاست سے استعفیٰ دیا جنگل میں بسیرا کیا اور عبادت میں مشغول ہو گیا اس کی وفات کا وقت آگیا تو اس کا تاجر بھائی حاضر ہوا اور اس کو وصیت کی فرمائش کی اس نے کہا کہ نہ میرے پاس مال ہے نہ قرض البتہ میری درخواست ہے کہ جب مروں تو مجھے بھائی کے پہلو میں دفن کرو اور میری قبر پر یہ قطعہ لکھ دو (یہاں دوسرا قطعہ درج ہے جو اوپر درج کیا گیا ہے) اور تین دن تک میری قبر پر آتے رہو۔ اس کا انتقال ہوا تو اس کے بھائی نے اس کی وصیت کی تعمیل کی۔ تیسرے دن جب قبر پر حاضری دیکر واپس ہونے کا ارادہ کیا تو قبر سے ایک خوفناک آواز سنائی دی جس سے اس کے حواس معطل ہو گئے کانپتا ہوا گھر لوٹا۔ رات ہوئی تو بھائی کو خواب میں دیکھا اور حال احوال دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ بحمد اللہ ہر طرح سے خیریت سے ہوں اور توبہ ہر خیر کو جمع کر لیتی ہے۔ پوچھا کہ دوسرے بھائی کا کیا حال ہے؟ کہا! وہ تو ابرار کے ساتھ بہت ہی بلند درجہ پر فائز ہے پوچھا کہ ہمارے بارے میں تمہارے یہاں کا قانون کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ جس نے جو کچھ آگے بھیجا ہوا سے مل جاتا ہے۔ اس لئے تم نادار کا اپنی مالداری کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ صبح ہوئی تو اس تیسرے بھائی نے توبہ کی۔ دنیا کے عیش و آرام کو خیرباد کہا۔ مال و دولت فقرا و مساکین میں تقسیم کر دی اور تمام مشاغل سے یکسو ہو کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اب کاروبار اس کے لڑکے نے سنبھالا،

باقی صفحہ ۳۴ پر

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

اخوت اور مساوات کے عملی نمونے

از: ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی

دنیا کے ادیان و مذاہب میں اسلام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے دور اوّل ہی میں شریعت، احکام اور اخلاق کے اعلیٰ عملی نمونے پیش کئے اور ایک ایسا معاشرہ تیار کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا کہ جو تا قیامت مثال اور نظیر اور نمونے کے طور پر قائم و دائم رہے گا۔ کون نہیں جانتا کہ ہجرت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ایک ایک کا نام لے کر رشتہ اخوت قائم کیا اور یہ اخوت مرتے دم تک قائم رہی، ہر انصاری نے اپنے بھائی مہاجر کو اپنی ملکیت، جائیداد، اور کاروبار سے نصف حصہ دے دیا یہاں تک کہ اگر کسی انصاری کی دو بیویاں تھیں تو اس نے اپنے بھائی مہاجر کو اختیار دیا کہ جو بیوی اسے پسند ہو اسے اپنے نکاح میں لے آئے۔ اس کی پسند کے بعد انصاری بھائی نے اپنی اس بیوی کو طلاق دے دی اور کتاب و سنت کے مطابق مہاجر بھائی سے اس کی شادی کرنے میں پورا تعاون کیا۔ مہاجر بھائیوں میں سے بعض ایسے بھی تھے کہ جنہوں نے اپنے انصاری بھائی سے بازار کا راستہ دریافت کیا اور اس سے اس کے سوا اور کچھ نہ لیا، خدا تعالیٰ نے اس کے کاروبار میں بڑی برکت عطا فرمائی۔

اسی طرح اس نے رنگ، نسل، قوم و ملک کے امتیاز کو ختم کر کے سب کو برابر یکساں اور مساوی قرار دیا، اگر کوئی فضیلت و امتیاز حاصل ہوا تو صرف صلاح و تقویٰ کی بنیاد پر، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إن أكرمكم عند الله أتقاكم"

خدا تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو متقی و پرہیزگار رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں نہ صرف مساوات و اخوت کے واضح خطوط و علامتیں بیان فرمائیں، بلکہ دنیا میں سب سے پہلے حقوق انسانی کے وثیقہ کا اعلان فرمایا۔

"الناس من آدم وآدم من تراب، لا فضل لعربي على عجمي ولا لأبيض على أسود إلا بالتقوى"

ترجمہ ملاحظہ ہو: "لوگ آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور آدم مٹی سے کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں۔ اور کسی سفید فام کو سیاہ فام پر کوئی برتری حاصل نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر"

تو آیئے اسی اعلان کی روشنی میں ہم اسلامی معاشرہ کے مثالی عملی نمونے بھی دیکھتے چلیں۔ حضور اکرم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں بہت بڑی تعداد جمع تھی جن میں وہ قبائل اور ان کے بارعب اور بڑے جاہ و جلال کے سرداران جمع تھے جو پہلے غریبوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا پسند نہ کرتے تھے مگر منیٰ، میدان عرفات اور مزدلفہ میں، نماز کی صفوں میں اور مسجدوں میں ایک ساتھ ایک وقت اور یکساں طور پر اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے اور نماز ادا کرتے تھے اور کسی قسم کی کوئی کدورت، نفرت اور حقارت کا مظاہرہ نہ ہوا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

آیئے وہ دیکھئے مقدس کعبے کے اوپر چھت پر کون کھڑا ہے، اسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد اذان کا حکم دیا ہے، ارے یہ تو حضرت بلال حبشیؓ ہیں، جو اس مکہ میں ایک سردار امیہ بن خلف کے غلام تھے اور سیاہ فام ہونے کی وجہ سے ان سے اچھوتوں جیسا برتاؤ کیا جاتا تھا، اسلام قبول کرنے کے بعد اسی امیہ بن خلف اور اس کے گھرانے کے سردار ابو جہل اور صفوان بن امیہ نے سخت اذیتیں پہنچائی تھیں۔ اور ان کی زبان مبارک سے صرف احد احد کی آواز نکل رہی تھی آج ان کو اسلامی معاشرہ میں یہ عزت حاصل ہو رہی ہے یہ اسلام کی عظمت اور مساوات و اخوت اسلامی کا عملی نمونہ ہے۔

دور جاہلیت کا ایک سیاہ فام غلام، اہل جاہلیت کے نزدیک بھی مقدس حرم کی چھت پر پیروں کے بل چلتا ہے اور اس پر کھڑا ہو کر اذان پوری کرتا ہے۔ اہل جاہلیت نے اپنی آنکھوں سے اسلام کے اس عظیم کردار کا مشاہدہ کر لیا کیا ترقی یافتہ مہذب مغربی دنیا آج بھی کوئی ایسی مثال پیش کر سکتی ہے جس میں علم و فضل، عقل و اخلاق اور ایمان کی بنیاد پر انسانی عظمت و برتری کا معیار مانا جائے نہ کہ سفید کھال اور گورے چہرے مہرے کے طفیل میں یہاں تو اگر ایمان و عمل نہیں تو انسان کا سفید فام ہونا آگے نہیں بڑھا سکتا، اور کسی کو سیاہ فام ہونے کی وجہ سے پیچھے نہیں ہونا پڑے گا۔

لشکر اسلام حضرت عمرو بن العاص کی قیادت میں مصر فتح کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے اور بابلیون کے قلعہ تک پہنچ جاتا ہے مصر کا بادشاہ مقوقس مسلمانوں سے گفت و شنید کے لئے ایک وفد بھیجتا ہے جو مطالبہ کرتا ہے کہ ہمارے بادشاہ سے گفتگو کے لئے کوئی وفد روانہ کیا جائے۔

حضرت عمرو بن العاص دس آدمیوں پر مشتمل ایک وفد کی تشکیل دیتے ہیں اور اس کا سربراہ حضرت عبادہ بن صامت کو منتخب کرتے ہیں، حضرت عبادہ لمبے چوڑے سیاہ فام انسان تھے جس وقت مقوقس کے دربار میں وفد داخل ہوتا ہے، مقوقس حضرت عبادہ کے ڈیل ڈول اور جسم کی سیاہی سے خوفزدہ ہو جاتا ہے گھبرا کر کہتا ہے کہ اس کالے آدمی کو دور ہٹاؤ اور کسی دوسرے کو مجھ سے گفتگو کرنے کے لئے آگے بڑھاؤ۔ وفد کے افراد جواب دیتے ہیں یہ سیاہ فام ہمارے سردار ہیں۔ ہم سب سے بہتر اور ہم سب میں سب سے زیادہ دینی علم اور صحیح رائے رکھنے والے ہیں، ہم انہیں کی رائے اور حکم کی بجا آوری کرتے ہیں۔ ہمارے سربراہ نے انہیں ہمارا سردار بنایا ہے اور ان کا حکم ماننے کے لئے ہمیں ہدایت دی ہے۔ مقوقس نے کہا کہ تم نے اس کالے شخص کو اپنا سردار کیسے بنا لیا حالانکہ وہ تم لوگوں سے کمتر ہے انہوں نے جواب دیا ہرگز نہیں، وہ اگرچہ کالے ہیں لیکن ہم سے بہتر اور

درست رائے کے مالک ہیں اور ہمارے یہاں کالا ہونا کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ متوقس نے مجبور ہو کر حضرت عبادہ کو مخاطب کر کے کہا اچھا تو آگے بڑھو اے سیاہ فام اور مجھ سے نرمی سے گفتگو کرو کیونکہ میں تیری سیاہ فامی سے ڈرتا ہوں۔ حضرت عبادہ نے متوقس کو سیاہ فامی سے ڈرتا ہوا دیکھ کر فرمایا ہمارے لشکر میں ایک ہزار سیاہ فام افراد ہیں جو مجھ سے زیادہ کالے ہیں۔

فراخدلی، اعلیٰ کردار اور انسان کی قدر و منزلت کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔ بنو امیہ کا عالی مرتبت اور بڑے جاہ و جلال کا خلیفہ عبدالملک بن مروان دمشق سے حج کے لئے مکہ مکرمہ آتا ہے وہاں اس کی ملاقات مکہ مکرمہ کے سب سے بڑے عالم، فقیہ اور محدث و امام عطاء بن ابی رباح سے ہوتی ہے وہ سرعام موسم حج میں اعلان کروا دیتا ہے کہ فتویٰ صرف عطاء بن ابی رباح دیں گے۔ ان کی موجودگی میں کسی کو فتویٰ کا حق نہیں دیا جاتا ہے سن لیجئے! یہ عطاء بن ابی رباح کیسے تھے۔ انتہائی کالے ایک آنکھ سے معذور، چپٹی ناک، لنگڑے لولے اور پریشان بال، آدمی ذرا دیر بھی ان پر نگاہ نہ جما سکتا تھا۔ اپنے حلقہ درس میں جب شاگردوں کے درمیان بیٹھے تھے تو ایسا لگتا تھا جیسے روئی کے کھیت میں سیاہ کوا بیٹھا ہو۔ حضرت عطاء بن ابی رباح کے لئے مثال کچھ نامناسب سی ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں مگر اس مہذب اور شائستہ دنیا کو یہ بتانے کے لئے جس نے نسل پرستی کی اس مہذب و ترقی یافتہ دور میں بہ بانگ دہل سرپرستی کر رکھی ہے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہمارے عظیم مذہب نے اس سیاہ فام کو اپنا امام اور اپنے مقدس ترین شہر کا مفتی، فقیہ اور محدث کے مرتبے پر فائز کیا تھا جس کے حلقۂ درس سے بڑے بڑے سند فراغت لے کر اس کے لئے اپنے دل میں محبت، الفت، قدردانی اور احترام و اعزاز کا معیار کھڑا کر گیا تھا۔ ایک حضرت عطاء بن ابی رباح نہیں بلکہ کتنے ایسے علماء، فضلاء، اتقیاء، ادباء و شعراء ہیں جن کو مسلموں نے اپنے سینے سے لگایا اور ان کو ہیروں میں رکھا۔ مشہور شاعر نصیب، مشہور فقیہ عثمان بن زیلعی جنہوں نے حنفی فقہ کی مشہور کتاب "کنز" کی شرح لکھی اور القدوری کتاب "نصب الرایہ" کے مصنف حافظ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلعی کالے تھے اور حبشہ یعنی (ایتھوپیا) کے شہر زیلع کے باشندے تھے جو چوتھی صدی میں مصر کا مشہور بادشاہ کافور اخشیدی سیاہ فام غلام نسل سے تعلق رکھتا تھا جس کو عربی کے عظیم شاعر ابو الطیب المتنبی نے اپنی شاعری کے ذریعے شہرت دوام بخشی۔

مسجد نبوی کا یہ واقعہ بھی ملاحظہ کیجئے!

مدینہ منورہ کی ایک گلی میں کسی بات پر جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر غفاری اور حضرت بلال حبشی میں لڑائی جھگڑا ہو گیا اس حد تک پہنچ گئی کہ سخت غصے کے عالم میں حضرت ابوذر غفاری نے حضرت بلال کو مخاطب کر کے فرمایا اے کالی کلوٹی کے بچے! حضرت بلالؓ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے دریافت فرمایا بات ثابت ہو جانے پر فرمایا ابوذر! تمہارے اندر اب تک جاہلیت کا خمار باقی ہے۔ یہ تمہارے بھائی ہیں حضرت ابوذر کو سخت ندامت اور شرمندگی ہوئی انہوں نے لاٹھی کی اور حضرت بلال سے گذارش کی کہ [illegible] کے رخسار کو روند ڈالیں تاکہ آئندہ پھر کبھی ایسی نازیبا حرکت کی جرأت نہ ہو سکے۔ یہاں عزت و ذلت کا دارومدار ایمان و عمل پر ہے نہ کہ رنگ، روپ، نسل و قوم پر۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن
یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ●●

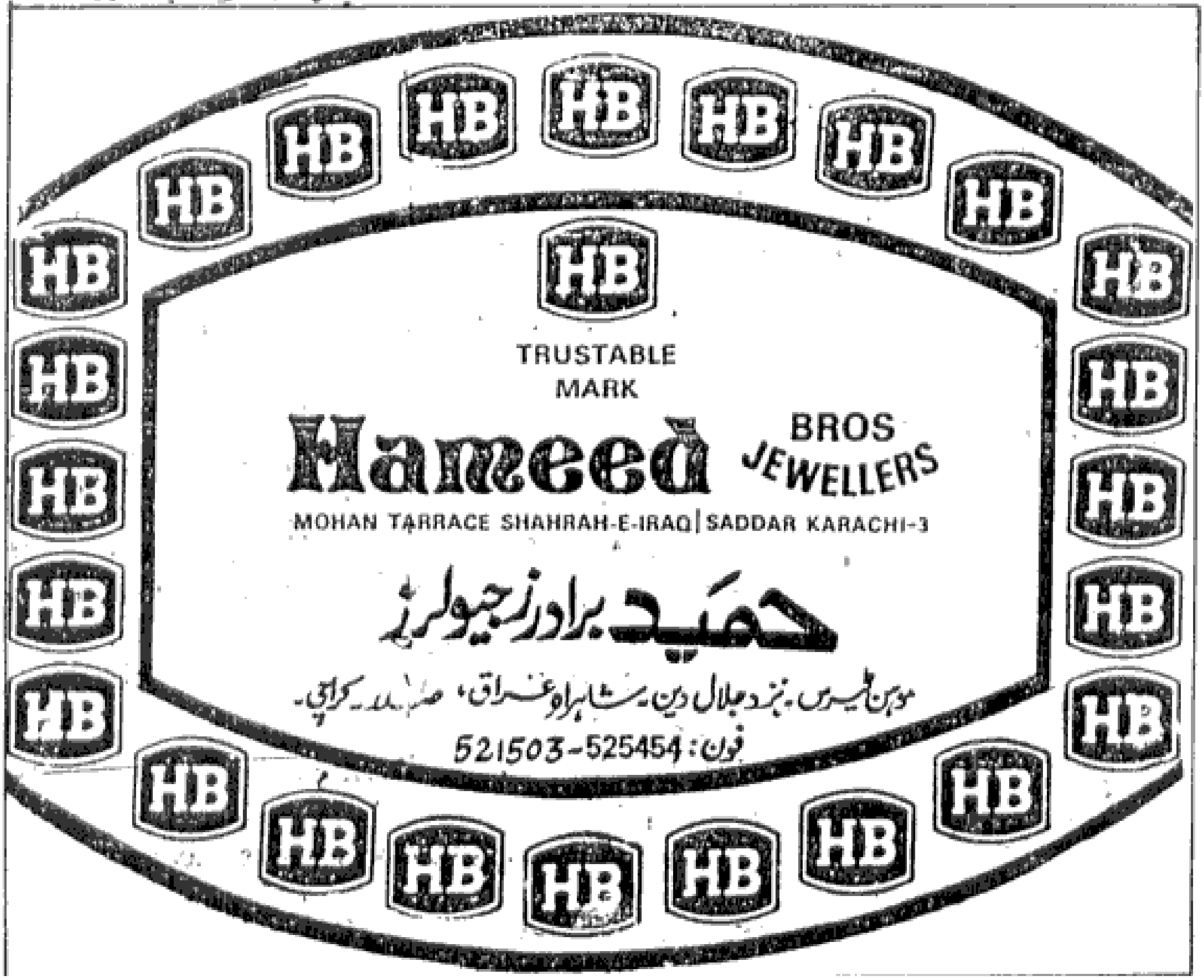

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

طلاق ہو گئی

محمد ہارون ــــــ طائف

س:۔ ہمارے ایک عزیز نے دو سال قبل شادی کی تھی وہ تقریباً دو ماہ گھر رہا پھر واپس کراچی آ گیا پھر اس کے والدین کے خط آنے شروع ہو گئے یعنی لڑکی کے متعلق کہ وہ جھگڑا کرتی ہے پھر اس کے والدین نے لڑکی کو گھر سے نکال کر اسکے والدین کے پاس بھیج دیا پھر لڑکے کو لکھا تم اس کو طلاق دے دو ہم تمہاری دوسری شادی کروا دیں گے یہ لوگ دولت مند ہیں پھر شوہر صاحب نے سٹی کورٹ میں جا کر ایک فارم لیا جس پر اس نے طلاق نامہ لکھا ایک گواہ کی حیثیت سے میں نے دستخط کئے اور دوسرے گواہ کے دستخط بھی میں نے ہی کئے ہیں پھر طلاق نامہ بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا جو کہ لڑکی کے والدین نے وصول نہ کیا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح طلاق ہو گئی یا، اگر ہو گئی تو گواہ کی حیثیت سے دستخط کرنے پر میں بھی گنہگار ہوا یا کہ نہیں کیونکہ لڑکی کو ناجائز طلاق دی گئی۔

ج:۔ طلاق ہو گئی، اگر طلاق ناجائز تھی تو آپ کو گواہ کی حیثیت سے دستخط نہیں کرنے چاہئیں تھے۔

سونے پر زکوٰۃ کا مسئلہ

رضوان ــــــ کراچی

س:۔ ۱۹۸۱ء اور اگلے ایک دو سال کے عرصے میں ایک عزیز نے کل ۵ تولے سونا تحفتہً دیا بغرض یہ تھی کہ یہ میری بیوی کے گھریلو استعمال یا میری بیٹی کی شادی کے لئے کام آئے۔ اول میں سے اب سے تین سال ہوئے ایک تولے کا ہلکا زیور بچی کے لئے بنا دیا۔ باقی ۴ تولے سونا اب سے ایک ماہ پیشتر تک یونہی رکھا رہا ایک ماہ ہوا کہ باقی ۴ تولے سونے کی چوڑیاں بنا لی ہیں خیال یہ ہے کہ لے فی الحال بیوی استعمال کرے گی اور جب بیٹی کی شادی ہوگی تو یہ چوڑیاں بیٹی کو دے دیں گے بیٹی نے چند ماہ سے اسکول میں پڑھانا شروع کیا ہے لیکن رقم بچاتی نہیں ہے سب خرچ ہو جاتا ہے۔ بیوی صرف خاتون خانہ ہیں البتہ میں نے مکان ان کے نام کر دیا ہے۔ کرایہ اوپر کے حصہ کا آتا ہے مکان ان کے نام یکم دسمبر ۱۹۸۹ء سے ہے۔

میں خود صاحب نصاب ہوں۔ اب یہ فرمایئے کہ اس سونے پر زکوٰۃ مجھ پر یا کسی اور پر واجب الادا ہے؟ اگر ہے تو اس کا حساب کس طرح لگایا جائے سونے کے نرخ میں ۱۹۸۱ء سے اب تک بہت فرق ہو گیا ہے۔

ج:۔ پہلے یہ طے کر لیا جائے کہ اس سونے کا مالک کون ہے؟ اگر بچی مالک ہے تو جب تک وہ نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں (لیکن اس صورت میں ان چوڑیوں کا پہننا آپ کی بیوی کے لئے ناجائز ہوگا۔ اور اگر آپ کی اہلیہ مالک ہیں تو اگر سال کے بعد کچھ روپیہ پیسہ تھوڑا بہت ان کے پاس بچ جاتا ہے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے اگر نہیں بچتا تو نہیں اور اگر آپ مالک ہیں تو آپ پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے۔

جائیداد کی تقسیم کا مسئلہ

محمد اشرف ــــــ کراچی

س:۔ مسئلہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص فوت ہو جاتا ہے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور آٹھ بیٹیاں ۳ شادی شدہ اور ۵ غیر شادی شدہ ہیں ایک نابالغ بیٹا ہے جو پڑھتا ہے (۱) جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی (۲) بیوہ جائیداد تقسیم کرے یا بیٹا بالغ ہونے پر کرے گا۔ (۳) اس عرصے کے دوران اگر بیوہ کچھ زمین بیچ کر اپنی ایک بیٹی کی شادی اور دوسرے گھریلو کام کرتی ہے تو کیا یہ جائز ہے اور اب یہ کہنا کہ اس بیٹی کا کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ دوسری شادی شدہ بیٹیوں کو بھی حصہ دینا نہیں چاہتی کیونکہ چار بچیاں ابھی چھوٹی ہیں ان کی پڑھائی اور روزمرہ کے اخراجات خود بیوہ پنشن کی رقم جو بہت معمولی ہے کرتی ہے اس لئے کہ جو ہے بیچ کر زمین بچی رہتی ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے گی؟ کیا رکاوٹ ہے شادی شدہ بیٹیاں اپنا حصہ مانگتی نہیں ہیں نہ مانگنے سے حق تو ختم نہیں ہو جاتا کیا داماد اپنی بیوی کا حصہ مانگ سکتے ہیں۔ جائیداد کچھ اس طرح ہے کہ ۱۳ ایکڑ زمین جو اب ۱۰ ایکڑ رہ گئی ہے ۵۰ ہزار بینک بیلنس دو مکان مالیت ۴ لاکھ ایک باپ نے زندگی ہی میں بیٹے کے نام کر دیا تھا کیا اسکی تقسیم ہوگی۔

ج:۔ مرحوم کا ترکہ ۸۰ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے دس حصے بیوہ کے ہیں ۱۴ لڑکے کے اور ۷، ۷ لڑکیوں کے یہ تقسیم فوراً ہو جائے نابالغ کا حصہ محفوظ کر دیا جائے۔ نابالغ کا حصہ اسکی ذات اور ضروریات پر خرچ کیا جا سکتا ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اس کا حصہ کسی دوسری ضرورت پر خرچ نہیں ہو سکتا۔ جو لڑکیاں بالغ ہیں ان کا حصہ ان کی اجازت سے بیوہ خرچ کر سکتی ہے اور خود اپنا حصہ بھی خرچ کر سکتی ہے جو لڑکیاں شادی شدہ ہیں وہ اگر چاہیں تو اپنا حصہ مانگ سکتی ہیں اور اگر چاہیں تو والدہ کو خرچ کرنے کی اجازت دے سکتی ہیں ان کے شوہروں کو حق نہیں کہ وہ مطالبہ کریں اور ان کو یہ بھی حق نہیں کہ اپنی بیویوں کو حصہ مانگنے پر مجبور کریں اور ان کے لئے اپنی بیویوں کے حصہ پر زبردستی قابض ہونے اور کھانے کی بھی اجازت نہیں جو مکان باپ نے زندگی میں بیٹے کے نام کر دیا اس کی تقسیم نہیں ہوگی۔

روپے پر لگا بندھا منافع لینا سود ہے

ساجدہ اختر ــــــ کراچی

س:۔ (۱) جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو لوگ اس بچے کو پہلی دفعہ دیکھتے ہیں تو پیسے دیتے ہیں پھر بچے کو میری

باقی صـ۲۷ پر

ختمِ نبوت کانفرنس چنیوٹ میں مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی ایک یادگار تقریر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

میرے محترم بزرگو اور معزز ساتھیو! میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے سے الگ نہیں سمجھا بلکہ آپ نے مجھے جماعت کا ہی فرد سمجھا، میرے لئے یہ باعث سعادت اور خوش بختی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مسئلہ ختم نبوت جو کافی دنوں سے الجھا ہوا تھا اور قوم نے اس حل کے لئے جو بیش بہا قربانیاں دیں وہ آج ایک حد تک کامیاب ہو گیا ہے اس مسئلہ کے سلسلہ میں محدث کبیر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دوسرے اکابر نے زمانہ طویل سے جو جدوجہد شروع کی تھی اس وقت اگر وہ زندہ ہوتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی خوشی اتنی ہوتی کہ ان کی خوشی کی حد تک نہ پہنچ سکتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ارواح مقدس خوش ہوں گی اس لئے کہ ان کا مقصدِ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک حد تک تکمیل کو پہنچ گیا ہے

خواب

میں نے دوپہر کو رمضان المبارک میں خواب دیکھا کہ میں عرفات کو جا رہا ہوں اور میں احرام کی حالت میں ہوں اور شاہ جیؒ میرے ساتھ ہیں۔ اور جوانی کی حالت میں ان کا جسم مبارک ہشاش بشاش تھا وہ نہایت خوش ہو رہے تھے تو میں نے خواب میں شاہ جیؒ کو دیکھ کر محسوس کیا کہ یہ شخص ابھی جوان ہے ایسا ہے جیسا پہلے تھا تو میں نے تعبیر یہ سمجھی کہ جیسے شاہ جیؒ کا تعلق ہمارے ساتھ پہلے تھا اب بھی ویسے ہے میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس مقصد کے لئے امت مسلمہ کو اکٹھا کرنے کی کوشش اور تمام سیاسی و دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اس تحریک میں روح ڈال جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے تو قوم نے آواز اٹھائی اور حکومت کو مجبور کیا کہ اس کے لئے وہ کوئی مثبت قدم اٹھائے چنانچہ اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر پوری اسمبلی کو بحث کرنے کے لئے کمیٹی کی تشکیل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتیں خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی ان کو اسمبلی میں بلایا جائے اور ان کا موقف سنا جائے تاکہ کل اگر ان کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے تو وہ دنیا میں اور بیرونی ممالک میں یہ نہ کہیں کہ ہمیں بلائے بغیر اور موقف سننے کے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا گیا ہے بطور اتمام حجت کے ان کا موقف سننا ہمارے لئے ضروری ہے اس لئے ان کو بلایا گیا جب انہوں نے اپنے بیانات پڑھے تو تیرہ دن ان پر بحث ہوئی گیارہ دن مرزا ناصر اور دو دن صدر دین پر جرح ہوئی اس میں شبہ نہیں کہ جب انہوں نے اپنا بیان پڑھا تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور ثابت کیا کہ فلاں فرقے نے فلاں فرقے پر کفر کا فتویٰ دیا فلاں نے فلاں کی تکفیر کی ہے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو لے کر اسمبلیوں کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ مولویوں کا کام ہی صرف یہ ہے کہ وہ کفر کے فتوے دیتے رہیں، یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو کہ صرف قادیانیوں سے متعلق ہو یہ انہیں تاثر دیا اس میں شبہ نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا وہ ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے بھی واقف نہیں تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیض پہنی ہوئی تھی اور شلوار و شیروانی میں ملبوس اور بڑی پگڑی باندھے ہوئی تھی اور طرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیانات پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا جب حضورؐ کا نام لیتا تھا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا تو ہمارے ممبر مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ یہ قرآن اور حضورؐ کے نام کے ساتھ درود بھی پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو۔ اور دشمن رسولؐ کہتے ہو اور بظاہر کے پروپیگنڈے کے لحاظ سے یہ بات ہو رہی تھی کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تمہیں کیا حق ہے کہ تم ان کو کافر کہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان کے دلوں کو پھیر دے اگر تو نے کی ہماری امداد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہوگا حتیٰ کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین چار بجے تک نیند نہ آتی تھی جب ان کے بیانات کے فوراً بعد جرح ہوئی تو وہ جرح میں ایسی باتیں کر گئے کہ ممبران کے ذہن فوری طور پر منتقل ہو گئے۔ مثلاً ہم نے ان سے پوچھا کہ تم مرزا کو کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا امتی نبی۔ ہم نے کہا کہ امتی نبی کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو کامل اتباع سے نبوت کا مقصد حاصل کرے وہ امتی نبی ہے۔ ہم نے کہا کوئی اور بھی امتی نبی ہوا ہے؟ کہا کہ نہیں ہم نے کہا کہ تیرہ سو سال قبل کوئی ہوا؟ کہا نہیں چونکہ ہمارے ساتھی اکثر سنی تھے تو ہم نے ان کو تاثر دینے کے لئے ان سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ میں سے کسی نے یہ مقام حاصل کیا؟ تو کہا نہیں۔ اور بعض ممبران اسمبلی شیعہ تھے تو ان کے تاثر کے لئے میں نے مرزا سے پوچھا اس مقام کو حضرت حسنؓ و حسینؓ نے حاصل کیا؟ تو انہوں نے کہا نہیں گویا یہ مقام ایک ہی شخص کو ملا ہے ہم نے کہا کہ مرزا کے بعد ستر سال میں کوئی امتی نبی آیا؟ تو کہا نہیں۔ کیا قیامت تک کوئی آئے گا؟ کہا نہیں ہم نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ لوگ مرزا کو خلفاء راشدین اور حضرت حسنؓ و حسینؓ سے افضل سمجھتے ہیں تو ہم نے مرزائیوں کے قائد سے کہا کہ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ آپ مرزا کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں فرق یہ ہے کہ ہم حضورؐ اکرم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ اور مانتے بھی ہیں آپ مرزا کو خاتم النبیین سمجھتے ہو مگر ختم نبوت کے قائل تم بھی ہو تو وہ اس سے بوکھلا گئے اور کہنے لگے کہ وہ کچھ نہیں یعنی مرزا فنا فی اللہ تو ہم نے کہا کہ آخر وہ کچھ تھے تو سہی انہوں نے بار بار کہا کہ وہ کچھ نہیں تھے بلکہ وہ

کامل اتباع سے حضورؐ کی ذات میں فنا تھے اور ان کے تمام اوصاف حضور اکرمؐ والے اوصاف تھے تو ہمارے ممبر اگرچہ بے عمل تھے مگر بحیثیت مسلمان ہونے کے یہ بات تو برداشت نہیں کر سکتے تھے ہم نے سوال کیا کہ مرزا جو کچھ کہتا ہے وہ وحی الٰہی ہے؟ اور حقیقت ہے انہوں نے کہا ہاں وہ وحی الٰہی ہے۔ چونکہ ان کو معلوم تھا کہ ان کے پاس حوالے ہیں جن میں مرزا نے اپنی بات کو وحی کہا ہے ہم نے ان کتابوں سے یہ حوالہ دیا کہ مرزا کہتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا چاہے اس نے مجھے نہ دیکھا ہو اور نہ میرا نام سنا ہو تو وہ کافر ہے ہم نے کہا کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یہ صحیح ہے اس میں غلطی کا کوئی احتمال نہیں۔ تو ممبران اسمبلی کہنے لگے یہ تو ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہم ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں ممبروں کا ذہن بدلا اور وہ ان کے خلاف ہو گئے کیونکہ وہ مرزا پر ایمان تو نہیں لاتے تھے (یہاں سامعین قہقہے لگانے لگے) تو انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم ان کو ووٹ دیں گے تو گویا اپنے کفر پہ ووٹ دیں گے تو الحمد للہ یہ مسئلہ حل ہو گیا اور دستور میں ترمیم کرنی پڑی یہاں چار ترمیمیں ہوئیں پہلی ترمیم میں ہم نے واک آؤٹ کیا دوسری ترمیم ختم نبوت کے بارے میں تھی اس کو اتفاق رائے سے پاس کیا۔ تیسری سے اختلاف کیا اور چوتھی میں ہمیں باہر نکال دیا گیا دوسری ترمیم جو مسئلہ ختم نبوت کے متعلق تھی اس میں عجب باتیں ہیں کہ اب فیصلہ کریں۔ ہم نے کہا دو ترمیمیں کر دیں مسلم کی تعریف تو ہو چکی ہے اب غیر مسلم کی تعریف کر دیں یعنی جو عقیدہ ختم نبوت کے انکار سے کافر ہوتے ہیں اس کی تعریف کردہ کون ہیں؟ تو ہم نے اس کے بارے میں مادہ مولا تیار کیا کہ جو شخص اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور جو یہ دعویٰ کرے کوئی اور نبی بن سکتا ہے وہ بھی کافر ان کو نبی یا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر ہے ترمیم نمبر ۲ دفعہ ۱۰۶ میں اقلیتی فرقوں کو شمار کیا گیا ہے ہندو سکھ عیسائی پارسی۔ بدھ مت شیڈول کاسٹ ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ ان کا نام ہے کہ اس میں شامل کر دو۔ ہماری گورنمنٹ اس کی مخالفت کر رہی تھی چنانچہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

آگ، آگ، آگ

اندوہناک چیخیں عبرتناک انجام

از: محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی جلالپور پیروالہ

کوئی دیوانہ وار چلا رہا تھا آگ آگ۔ جو بھی یہ چیخیں سنتا خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگتا کہ آگ کدھر ہو رہی ہے۔ لگی ہے نہ شعلہ نہ دھواں دور تک آگ کا نام و نشان نہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ کر سوچتا یہ کون شخص ہے اور کیوں اس بے چینی سے چلا رہا ہے اسے کیا معلوم تھا کہ یہ آگ دوسرے نہ دیکھ سکتے تھے یہ تو اس بدنہاد کے دل و دماغ کی آگ تھی جو اسے جھلسا رہی تھی اس کو زندگی میں ہی دوزخ میں جھونک دیا گیا تھا حضرت ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ شام کے علاقے میں ایک بازار سے گزر رہا تھا کہ یہ اندوہناک چیخیں مجھے سنائی دیں میں اس شخص کے پاس گیا جو دیوانہ وار چلائے جا رہا تھا۔ اس کے قریب پہنچ کر جو کچھ حضرت ابوقلابہ نے دیکھا وہ کوئی بھی دیکھ لیتا تو ایک مرتبہ لرز کر رہ جاتا آواز انسان کی تھی لیکن یہ چیخیں گوشت کے ایک لوتھڑے سے نکل رہی تھیں جو زمین میں گھسٹتا جا رہا تھا اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے دونوں آنکھیں اندھی تھیں۔ اللہ جانے کیا منظر اس کی اندھی آنکھوں میں بار بار پھر رہا تھا کہ وہ بے بس ہو کر چلاتا تھا آگ آگ۔ ناممکن تھا کہ اس کی آواز سن کر جہنم کی آگ کا خیال نہ آئے کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیوں اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر ٹوٹ پڑا ہے۔ حضرت ابوقلابہ کہتے ہیں کہ میں اس شخص کے پاس گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس کے جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ان بلوائیوں میں سے ایک تھا جو امام مظلوم شہید مدینہ امیر المومنین امام المتقین سفیر بیعت الرضوان جامع و ناشر قرآن خالوئے حسنین خلیفہ ثالث راشد ذوالنورین سیدنا و مولانا امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان سلام اللہ و رضوانہ علیہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔

حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ماہر نظم و نسق تھے بہت بڑے مجاہد تھے بلا کی سوجھ بوجھ رکھتے تھے اتنے بڑے تاجر تھے کہ ان کے دور میں مسلمانوں میں کوئی امیر تھا ہی نہیں۔ دولت بھی ایسی پاک کہ کبھی پیاسے مسلمانوں کے لئے کنواں خریدنے کے کام آئی کبھی مسجد نبوی کے وسیع کرنے میں لگی کبھی غزوہ تبوک کے ساز و سامان میں خرچ ہوئی ایک حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، ایک خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکرؓ اور ایک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تین ہی تو تھے جن کی دولت سب سے زیادہ مسلمانوں کے کام آئی۔ وہ کلام اللہ کے ایک ایک لفظ کی حفاظت کرنے والے تھے انہی نے امت کو ایک قرأت پر جمع کیا تھا سبائی گروہ اسی لئے ان کی جان کے درپے ہو گئے امام عدل و حریت سیدنا حضرت عمر فاروق اعظمؓ کو شہید کر کے آستین کے سانپوں نے سمجھا تھا کہ ملت اسلامیہ کو انہوں نے پارہ پارہ کر دیا جیسے جیسے رومی اور مجوسی اپنے اپنے علاقوں پر دوبارہ قابض ہوتے جا رہے تھے سبائیوں کی بن آئی تھی لیکن حضرت عثمان غنیؓ نے آہنی دیواروں کے اندرونی اور بیرونی سیلاب کو روکا چھینے ہوئے علاقے پھر واپس لئے نظم و نسق کو پوری طرح گرفت میں رکھا۔ منافق شورہ پشت اپنے خفیہ اڈوں سے نکلتے ہی تھے کہ پھر روپوش ہو گئے اسلامی مملکت عثمانی دور خلافت میں بہت پھیلی انہی کی توجہ سے مسلمانوں کا پہلا بحری بیڑہ بنا اور مسلمانوں نے پہلی بحری فتح حاصل کی وہ معاملہ فہم نہ ہوتے تو اتنے بڑے تاجر نہ ہوتے وہ مدبر نہ ہوتے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مشیر و وزیر نہ ہوتے۔ ان کی مالیاتی سوجھ بوجھ کا ... آج تو فارس کے

باقی صفحہ ...

بزم ختم نبوت

یرموک کے محاذ پر اسلامی افواج کے سالار اعظم کی تقریر

جہاد فی سبیل اللہ

مرسلہ: محمد عبد اللہ انور فتح پور (میلسی)

تاریخ کے ایک خاص مرحلہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ ہمارے لیے کس قسم کی جنگ خوش آئند ہے اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا تھا جہاد فی سبیل اللہ یعنی جو جنگ خدا کی راہ میں لڑی جائے۔ یہ اسی فرمان کا اثر تھا کہ مسلمانوں نے جب دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے دل میں خدائی حکومت کے علاوہ دیگر کسی قسم کی حکومت کا کوئی نظریہ کوئی تصور نہ تھا۔ یرموک کا محاذ اسلامی تاریخ میں غیر معمولی طور پر اہم سمجھا گیا ہے اس محاذ کی اعلیٰ کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے طاقتور ہاتھ میں تھی۔ انہوں نے سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے اس موقع پر جو تقریر کی اس میں یہی تصور کارفرما تھا۔ انہوں نے فرمایا آج کا دن تاریخ کا یادگار دن ہے۔ آج شرافت کے غرور اور ذاتی مفادات کے تصور سے بلند ہو کر صرف اللہ کے لیے میدان جہاد میں آنے کی ضرورت ہے۔ دشمن تربیت یافتہ ہے منظم ہے اور لڑنے کے لیے آمادہ ہے۔ آج کسی طرح یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم منتشر صورت میں جنگ کریں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہماری فوجیں اپنے اپنے کمانڈر کے ماتحت علیحدہ علیحدہ جنگ نہ کریں بلکہ سب ایک کمانڈر انچیف کے ماتحت ہو کر میدان جہاد میں جوہر دکھائیں اس سے کسی کی شان میں فرق نہیں آئے گا نہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کسی کا درجہ کم ہوگا۔ روم کا لشکر ہمارے خلاف حملہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ اگر ہم نے ان کو پیچھے دھکیل دیا تو پھر ہم ایران کو دبانے چلے جائیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ انہوں نے ہمیں شکست دے دی تو پھر ہمارا کہیں ٹھکانہ نہیں رہے گا۔ آج میں تمام فوج کی کمان آپ سب کی رائے سے اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں۔ آپ روزانہ دوسرا امیر الافواج بھی مقرر کر سکتے ہیں۔ کمانڈروں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی تجویز منظور کر لی۔ چار فوجیں جو چار کمانڈروں کے ماتحت تھیں ایک فوج کی صورت میں منظم ہو گئیں۔ کل فوج اڑتیس ڈویژنوں پر تقسیم کی گئی۔ اٹھارہ دستے مرکزی محاذ پر مقرر کیے گئے اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ان کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ دس دستے دائیں بازو پر اور دس بائیں بازو پر۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مرد ڈویژن کے سامنے تقریر کی اللہ اللہ تم جوانان عرب اور حامیان اسلام ہو اور وہ روم کے سپاہی اور کفر کے مددگار ہیں۔ یا اللہ آج کا دن یادگار دن ہے۔ تو اپنی مدد اپنے بندوں پر نازل فرما۔

جنگ شروع ہوئی اور آخرکار مسلمان فوج اپنے سے پانچ گنا زیادہ لشکر پر فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی اور تاریخ کے ہاتھ میں ایک واقعہ یادگار آ گیا۔ ●●

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز

مرسلہ: محمد عبد اللہ انور موضع خیت دا من چاہ ڈکے لا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آ جاتا ہے تو ایک وضو ظاہر کا کرتا ہوں اور دوسرا وضو باطن کا۔ ظاہری وضو پانی سے اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں پھر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور مسجد بیت الحرام کا مشاہدہ کرتا ہوں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے دونوں ابروؤں کے سامنے رکھتا ہوں اور جنت کو اپنے دائیں اور دوزخ کو بائیں جانب رکھتا ہوں۔ اور پل صراط اپنے قدموں کے نیچے رکھتا ہوں اور ایک فرشتہ ملک الموت اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں۔ پھر نہایت عظمت و احترام کے ساتھ تکبیر پڑھتا ہوں اور حرمت کے ساتھ قیام اور بڑی ہیبت کے ساتھ قرأت اور خاکساری کے ساتھ رکوع اور عاجزی سے سجود اور بڑے حلم و وقار کے ساتھ قعود اور پھر آخر میں شکر حق کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں اور توفیق قبضہ الٰہی میں ہے۔ ●●

محنت کی عظمت

فاروق یونس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

الکاسب حبیب اللہ

ترجمہ: محنت کار اللہ کا دوست ہے۔

مدینہ منورہ میں حضورؐ نے مسجد تعمیر کروائی۔ اس کی تعمیر میں آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے حصہ لیا۔

آپؐ کی ایک حدیث ہے کہ جو آدمی کھیت تیار کرے گا یا باغ لگائے گا اگر اس کی پیداوار کوئی پرندہ، چرندہ یا کوئی آدمی کھائے گا تو اس کے ایک ایک دانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اس نیکی کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ مزدور کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دی جائے۔ اسلام سے قبل بڑے لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتے تھے مگر حضورؐ نے اس بری عادت کو ختم کیا اور خود اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے اعلیٰ نمونے پیش کیے۔

تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے

تھے۔ حضرت ابراہیمؑ بھی کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت یعقوبؑ، حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ کاشت کاری اور گلہ بانی کرتے تھے۔ حضرت داؤدؑ زرہ سازی کرتے تھے۔ حضرت نبی کریمؐ نے اپنے ہاتھ سے کام کیا۔ آپؐ نے گلہ بانی بھی کی اور کاشت کاری بھی کی۔ اس لحاظ سے کھیتی باڑی، صنعت و حرفت، تجارت اور محنت کاری کو ان مقدس ہستیوں نے عظمت اور اہمیت بخشی۔ ●●

تذکرۂ اسلاف

سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب جمعیۃ علماء ہند کے یوم تاسیس سے ۱۹۴۰ء تک مستقل ناظم ہوتے رہے۔ متعدد بار جیل گئے۔ جمعیۃ علماء ہند کے قیام، تنظیم و ترقی میں بطور خاص حصہ لیا۔ [illegible] نماز فجر [illegible] کسی مسجد میں بیان فرمانے کے بعد باقی تمام وقت جمعیۃ علماء ہند کے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ جس زمانہ میں [illegible] ابوالکلام آزاد، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے حضرات کے وعظ سننے کے لئے [illegible] ہوا کرتا تھا اسی دور میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب بھی ایک مقبول مقرر و واعظ [illegible] تھے اور سحبان الہند کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ ایک [illegible] میں خاص طور پر اپنی منفرد شان رکھتے تھے، شاید کوئی دوسرا [illegible] واعظ و مقرر [illegible] جو کچھ بیان فرماتے تھے بیان کے بعد وہ پورا بیان [illegible] بھی فرمایا کرتے تھے [illegible] "[illegible]" اسی طرح شائع ہوئی ہیں۔ مولانا کی بہت سی خصوصیات تھیں، ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ وعظ میں قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھتے تو شروع سے آخر تک اسی مفہوم و مطلب کی آیتیں پڑھتے رہتے۔ جمعیۃ علماء ہند کے کاموں میں [illegible] کے مطابق ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ ۱۹۴۰ء میں [illegible] جمعیۃ علماء ہند کا جو اجلاس عام ہوا تھا اس کی مجلس استقبالیہ کے سربراہ جناب مولانا [illegible] صاحب [illegible] تھے۔ مولانا احمد سعید کے دوستوں میں [illegible] تھے۔ اجلاس [illegible] تھا جو [illegible] جیسی جگہ میں کوئی بڑا شہر نہ تھا۔

اجلاس ختم ہونے کے بعد [illegible] اجلاس کے [illegible] بھی ہو چکے تھے [illegible] ادائیگی کے سلسلہ میں مولانا [illegible] جمعیۃ علماء ہند کے [illegible] میں [illegible] مولانا احمد سعید صاحب [illegible]

کے فرائض ادا کرتے رہے۔ زندگی سادہ، متوکلانہ [illegible] کی فکر [illegible] درس فرمایا کرتے تھے [illegible] ملازم [illegible] کے سلسلہ میں مولانا محمد علی جوہر اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کی ہدایات کے برعکس نظر وسیع رکھتے تھے اور مقررہ تعداد کے علاوہ مختلف [illegible] فرمایا کرتے تھے۔ ترک موالات کے فتوے کی [illegible] آپ کو گرفتار کیا گیا۔ تحریک خلافت اور [illegible] کے کاموں میں بھی پیش پیش رہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے لئے مالی قربانیاں دیں [illegible] ملتان میں ایک جلسہ [illegible] وہاں سے [illegible] جیل بھی گئے۔

آپ زبردست عالم دین تھے۔ مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ میں آپ "شرح جامی" کے درس دیا کرتے تھے۔ ۱۹۴۰ء میں آپ نے جب ناظم اعلیٰ کا عہدہ چھوڑا تو یہ بھی قدرت کا کوئی کرشمہ تھا، قدرت کوئی بڑا کام لینا چاہتی تھی۔ اگر آپ بدستور ناظم ہوتے رہتے تو قرآن مجید کی ترجمہ تفسیر جو آپ نے "کشف الرحمٰن" کے نام سے انجام دی ہے وہ ظاہر نہ ہوتی۔ جس زمانہ میں آپ یہ خدمت انجام دے رہے تھے اس وقت کوئی بھی اہل علم ملاقات کو آجاتا تو آپ اس سے [illegible] ترجمہ و تفسیر میں مشورہ لیا کرتے۔

مولانا نے کشف الرحمٰن [illegible] ایک یادگار [illegible] انگریزی سامراج کے آخری دنوں میں مسلمانوں کے معاملات [illegible] کے تعلق سے گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس جب آپ، مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ، حافظ محمد [illegible] صاحب [illegible] جاتے تھے تو حضرت مولانا احمد سعید صاحب آگے آگے ہوتے تھے۔ گاندھی اور [illegible] دونوں ہی آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔

سلام بحضور خواجہ کونین
صلی اللہ علیہ وسلم
از: جناب انگر سرحدی، سرگودھا

سلام اس پر کہ جس نے تشنگاں کو آگہی بخشی
جہان تیرہ دل پر تیرگی کو روشنی بخشی
سلام اس پر کہ جس نے سمت بدلی آدمیت کی
جہاں بھر [illegible] میں بنا ڈالی محبت کی
سلام اس پر [illegible] اس خرابے کو [illegible]
ہے جس کی ذات اقدس سر بسر توصیف [illegible]
سلام اس پر جو پابند اصول فطرت حق ہے
جہاں میں [illegible] کا اصول فطرت حق ہے
سلام اس پر کہ جو آئینۂ حق کی تجلی ہے
دل انساں میں [illegible] تسکین و تسلی ہے
سلام اس پر کہ جو فرش سے عرش پر آیا
خدائے لامکاں کو لامکاں میں [illegible]
سلام اس پر کہ قرآن کا کامل نمونہ ہے
خدائے دو جہاں کی شان کا [illegible] ہے
سلام اس پر کہ جو ہے موجب تکریم انسانی
دلوں میں جس نے پیدا کی محبت کی فراوانی
سلام اس پر کہ جس نے روز آخر پر یقیں بخشا
حیات چند روزہ میں ضمیر [illegible] بخشا
سلام اس پر کہ جس نے حسن کو حسن حیا بخشا
دل [illegible] کو جذبۂ مہر و وفا بخشا
سلام اس پر کہ جو دنیا میں [illegible]
خدا کا آخری پیغام اپنے ساتھ لایا ہے
سلام اس پر جو محبوب خدا کے [illegible] ٹھہرا
خدا کی [illegible] رحمتوں کا ماحصل ٹھہرا
سلام اس پر کہ جس نے بے نواؤں کو نوا بخشی
زبان [illegible] الم کو بات کرنے کی ادا بخشی
سلام اس پر جو احساس [illegible] دور کرتا ہے
غریب [illegible] وطن کے رنج و غربت دور کرتا ہے
سلام اس پر کہ جو آرام فرما ہے مدینے میں

بہر جانب نمایاں ہے محبت کے قرینے میں
سلام اس پہ دیار شوق میں جس کا بسیرا ہے
جہاں شب کو بھی جدھر دیکھو سویرا ہی سویرا ہے
تمنا ہے دیار شوق میں اپنا ٹھکانا ہو
حضور پاک کے شہر حسیں میں آستانہ ہو

ذکرِ صحابہؓ

صحابہ کرام کا تذکرہ کرنا نہ صرف باعث ثواب اور باعث برکت ہے بلکہ اس دور میں جبکہ لوگوں میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہؓ سے عدم واقفیت بہت بڑھ گئی ہے اس کی ضرورت و اہمیت اور بڑھ گئی ہے صحابہ کرامؓ ہی وہ مقدس لوگ تھے جن کی بدولت اسلام صحیح وسالم حالت میں ہم تک پہنچا ہے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف کر رکھا تھا دنیا میں صرف وہی قومیں باعزت طور پر زندہ رہ سکتی ہیں جو اپنے اسلاف کی روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے سبق حاصل کرتی ہیں اگر صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدین کے دور کو تاریخ سے الگ کر دیا جائے تو تاریخ اسلام اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہے کیونکہ تاریخ اسلام کا آغاز ہی خلفائے راشدین کے دور سے ہوتا ہے

صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اعتراف دراصل اس وجود اقدس کی عظمت کے اعتراف کے مترادف ہے جس کے سر پر رب کائنات نے خود تاج ختم نبوت رکھا تھا۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس نے میرے صحابہؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اسی لئے ہم صحابہ کرامؓ سے محبت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نہ ہوتے تو آج ہم مسلمان نہ ہوتے بلکہ اس علاقے میں بتوں کے سامنے اپنی جبینوں کو رگڑ رہے ہوتے صحابہ کرامؓ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہیں تاجدار نبوت کا چہرہ پرانوار دیکھنا نصیب ہوا۔ جب کفار مکہ اور دشمنان رسولؐ سرور کائنات کو لوٹنے پر تلے ہوئے تھے تو اس وقت صحابہ کرامؓ امام کائنات کی خاطر سب کچھ لٹانے پر تلے ہوئے تھے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کی تعریف کے تذکرے رب کائنات نے قرآن مجید میں کئے ہیں اس سے بڑھ کر ان کی شان اور کیا ہو سکتی ہے۔ (از: علامہ مولانا احسان الہی ظہیرؒ)

دانتوں کی صفائی

ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی

عقیل: امی آپ نے کل فرمایا تھا کہ کل تم کو کچھ ضروری باتیں بتاؤں گی۔

امی: ہاں بیٹے کچھ بہت ہی ضروری باتیں بتانا ہیں دیکھو کل تم نے دیکھا کہ رضا کے دانتوں میں درد ہوا وہ ہسپتال لے جایا گیا تم نے یہ بھی دیکھا کہ اس کے بعض دانت کالے کالے نظر آ رہے تھے۔

عقیل: ہاں امی میں نے دیکھا۔ ایک بات اور ہے رضا اچھا سا لڑکا ہے لیکن جب ہنستا ہے تو کالے کالے دانت دکھائی دیتے ہیں اس وقت اس کا منہ خراب لگتا ہے۔

امی: ہاں بیٹے دانت تو کالے ہوئے ہی درد اور پیپ سے ہوا۔ دوا میں پیسے الگ لگے۔ اگر رضا کی امی اس سے دانت صاف کروائیں تو دانت خراب نہ ہوتے۔

عقیل: اچھا تب ہی آپ مجھ سے ہر صبح اور ہر کھانے کے بعد دانت صاف کروا تی ہیں۔

امی: اور کیا بیٹے۔ جب تم چھوٹے تھے تو میں اپنی انگلیوں سے تمہارے دانت صاف کرتی تھی۔ ماشاء اللہ اب تو تم خود صاف کر لیتے ہو۔ ضروری بات یہی تھی کہ تم ہمیشہ دانت صاف کرتے رہنا تاکہ تمہارے دانت خراب نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہے۔ کہ دن رات میں پانچ بار نمازیں فرض کیں اور نماز کے لیے وضو ضروری ہے اور وضو میں دانت صاف کرنا سنت رسولؐ بتایا گیا بس بیٹے ہر وضو میں مسواک یا کسی قاعدہ کے منجن سے دانت صاف کرتے رہنا۔ اور دانتوں کی صفائی پر تمہارے ابو نے ایک نظم لکھی ہے لو اسے پڑھ لو اور یاد کر کے رضا کو بھی یاد کرا دو۔

عقیل: امی آپ بہت اچھی امی ہیں ذرا پڑھ کر سنائیے۔ امی: لو سنو!

دانت کی نعمت بڑی عجیب
دانت جو ماموں لگے عجیب
چنے چبائیں دانت سے ہم
گنے کھائیں دانت سے ہم
گوشت کی لذت دانت سے
پھلوں کی لذت دانت سے
نہیں جو کھانا چبانا ہے
ہضم نہیں وہ ہوتا ہے
دیکھ بھال پھر دانتوں کی
کرنا ہے یہ ماں جی
سو کے اٹھو تو دانت ملو
خوب چمک سے صاف کرو
پانچ بار جب کرو وضو
دور کرو تم دانت کی بو
ہر کھانے پر دانت ملو
تاکہ کالا دانت نہ ہو

باقی صفحہ ۲۴ پر

دوکان جیسے سونے کی کان
عزیز جیولرز جس کا نام
جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
حسین سینٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

فیصل آباد

امریکہ نے پاکستان کی امداد کیوں بند کی
اور اس سازش میں کون شریک ہیں؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی طرف سے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد معطل کرنے کے اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کی سلامتی اور تحفظ کی خاطر پُرامن ایٹمی پروگرام پر عمل جاری رکھا جائے اور پاکستان کے دس کروڑ عوام کی آزادی اور خود مختاری پر آنچ نہ آنے دی جائے انہوں نے کہا کہ امریکہ گذشتہ کئی سالوں سے ایٹمی پلانٹ کا معائنہ کرانے کی آڑ میں فوجی اور اقتصادی امداد روک لیتا ہے اور یوں کی یقین دہانیوں کے بعد امداد ریلیز کی جاتی ہے یہی طریقہ اس سال اختیار کیا گیا ہے جبکہ امریکہ اسرائیل اور بھارت کو ان کے پاس ایٹم بم موجود ہونے اور ایٹمی پلانٹوں کا معائنہ نہ کرانے کے باوجود ہر قسم کی امداد دیا کرتا ہے کیونکہ بھارت سپر پاور بننے کا خواب دیکھ رہا ہے اور ارد گرد کے پڑوسی ممالک کو مرعوب کر رہا ہے اور امریکہ عربوں کو پریشان کرنے کیلئے اسرائیل یہودیوں کی مدد کر رہا ہے جبکہ بھارت پاکستان کا ازلی دشمن چلا آ رہا ہے اور ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاکستان بھارت جنگوں کے دوران امریکہ نے پاکستان کی کوئی مدد نہیں کی تھی اسی طرح اب جبکہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں روزانہ علی الاعلان قتل عام کر رہا ہے اور ان کی املاک کو نذر آتش کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ کئی لاکھ بھارتی فوج بارڈر پر لے آیا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے اور دوسری طرف بھارتی حکومت کے ارادے اچھے نہیں ہیں ان حالات میں ایٹم بم کا بہانہ بنا کر فوجی اور اقتصادی امداد روک لینا پاکستان کے دشمنوں کو خوش کرنا ہے یہ بات امریکہ کے لئے کبھی سودمند نہیں ہوگی اس سازش میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر مقیم لندن، ایم ایم احمد قادیانی امریکہ اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سائنسدان عملی شامل ہیں انہوں نے کہا کہ امریکہ کو جمہوریت کی بہت فکر لگی ہوئی ہے جہاں امریکہ کا اپنا مفاد وابستہ ہوتا ہے وہاں بادشاہت اور مارشل لاء کی حمایت کرتا ہے اور امریکہ جمہوریت کی آڑ میں پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کر کے پاکستان کے خوددار مسلمانوں کی غیرت کو للکار رہا ہے جو جذبہ جہاد سے سرشار ہیں جن کو کسی صورت جھکایا نہیں جا سکتا یہ مملکت پاکستان اللہ تعالیٰ اور حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت ہے جس کے چپہ چپہ کی حفاظت کی جائیگی اور حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کر لیں گے مگر امریکہ برطانیہ جاپان اور اس کے اتحادیوں کے آگے ہرگز نہیں جھکیں گے مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان اور چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ سے اپیل کی کہ امریکہ سے فوری طور پر چھٹکارا حاصل کیا جائے اور تین سال کے لئے ہر قسم کی کاروں کی درآمد بند کر دی جائے اور عیش و عشرت کے بجائے سادہ زندگی بسر کرنے پر عمل کرایا جائے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے امریکہ کے آگے کسی صورت میں بھی جھکنے کا تصور نہ کیا جائے جبکہ دس کروڑ پاکستانی عوام سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بیرونی دباؤ کا مقابلہ کریں گے۔ مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور وفاقی سیکرٹری وزارت داخلہ سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں آئین اور قانون کو تسلیم نہ کرنے پر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے تمام اثاثے اور فنڈز ضبط کر لئے جائیں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر ربوہ کے تمام بڑے بڑے قادیانی لیڈروں کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمات درج کر کے ان کو جیل بھیجا جائے انہوں نے الگ ایک یادداشت کے ذریعہ صدر پاکستان اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے استدعا کی کہ مرزا غلام قادیانی جعلی نبی کی امت کو پاکستان میں قانونی طور پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمنی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے قوانین پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے اور ملکی آئین اور قانون کو تسلیم نہ کرنے پر تمام قادیانی غیر مسلموں کی پاکستانی شہریت منسوخ کر کے برطانیہ بھیجا جائے اس کے علاوہ قادیانی فوجی تنظیم خدام الاحمدیہ ربوہ کے تمام ارکان سے اسلحہ برآمد کیا جائے تاکہ دہشت گردی اور تخریب کاری کی وارداتوں میں کمی ہو سکے اور مردم شماری کے آرڈیننس کے تحت قادیانی غیر مسلموں سے اپنے نام درج کرانے اور ووٹ بنوانے کا پابند بنایا جائے۔

مولوی فقیر محمد نے محکمہ ہاؤسنگ اینڈ میڈیکل پلاننگ کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کی اضافی بستی پیپلز کالونی کے ضبط شدہ پلاٹ نمبر ۶۹۰ ڈی کو قواعد و ضوابط کے مطابق نیلام عام میں فروخت کر کے متعلقہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع کرائی جائے اور ضبط شدہ پلاٹ میں غیر قانونی طور پر تعمیر کردہ حصہ کو گرا کر متعلقہ لوگوں کے خلاف تھانہ پیپلز کالونی میں پرچہ درج کرایا جائے انہوں نے کہا کہ پلاٹ نمبر ۶۹۰ پیپلز کالونی کا قادیانی الاٹی ۱۹۸۳ء میں فوت ہو گیا تھا اور ۱۹۹۰ء میں اس پلاٹ پر چند قادیانی غیر مسلموں نے ناجائز طور پر قادیانی عبادت گاہ اور احمدیہ جماعت خانہ کی تعمیر شروع کی جس پر عالمی مجلس نے سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ اس غیر قانونی تعمیر کو بند کرا کر پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے پلاٹ کا قبضہ بحق سرکار ضبط کیا جائے جس پر محکمہ ہاؤسنگ کے حکام نے بروقت کارروائی کر کے متذکرہ پلاٹ کو ضبط کر کے سیل کر دیا جبکہ ان قادیانیوں نے گذشتہ چھٹیوں کے دوران چوری کچھ تعمیر کر لی ہے جس کا فوری نوٹس لیا جائے اور ضبط شدہ پلاٹ کو بلا تاخیر نیلام کر دیا جائے۔

قادیانیوں کے خلاف کاروائی کیجائے

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صوبائی سیکرٹری آب پاشی

انٹیلی جنس اور پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں سات دن کی بجائے ایک ماہ کے اندر بھی جواب نہ بھجوانے پر فیصل آباد کے چیف انجینئر انہار ایس ای ویسٹ سرکل اور ایکسین حافظ آباد ڈویژن کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور قصوروار قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں ایک یادداشت کے ذریعے سیکرٹری اریگیشن پنجاب سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ فیصل آباد میں محکمہ انہار کے دفاتر کے سامنے کینال کالونی بلاک بی کے کوارٹر نمبر ۱ کے سامنے کالونی پر ایک قادیانی غیر مسلم کو دو دکانیں غیر قانونی طور پر تعمیر کرانے کی تحقیقات کرائی جائے اور ناجائز تعمیر شدہ تجاوزات والی یہ دکانیں گرائی جائیں اس سلسلہ میں متعلقہ محکمہ کے افسروں کو فیصل آباد سے تبدیل کیا جائے اس کے علاوہ ایک قادیانی سپروائزر ریکلیمیشن نے سرکاری کوٹھی نمبر ۲ راوی میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کا مرکز قائم کر رکھا ہے جو قانوناً جرم ہے اس قادیانی سپروائزر سے فوری طور پر سرکاری رہائش گاہ خالی کرائی جائے اسی طرح ٹی ٹاپ کالونی پل نہر راجباہ ڈھکوٹ تل والا ڈسٹری بیوشن بیوشری کے درمیان سرکاری پلاٹ پر ناجائز قبضہ کر کے غیر قانونی طور پر سرکاری اراضی پر پلاٹ تعمیر کرنے کی بھی تحقیقات کرائی جائے اور محکمہ انہار میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے۔

وفاقی حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے سلسلے میں اقدامات

فیصل آباد (ر) وفاقی حکومت نے ملک میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمنی اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے انٹی قادیانی آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت موثر کارروائی کرنے کے احکام صادر کئے ہیں اس سلسلہ میں وفاقی وزارت داخلہ کو ضروری اقدامات بروئے کار لانے کے لئے کہا گیا ہے یہ کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد ڈویژن کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کے تحریک پر عمل میں لائی گئی ہے جنہوں نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور سیکرٹری مذہبی امور سے الگ الگ یادداشت کے ذریعہ استدعا کی تھی کہ کچھ عرصہ سے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور سارے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے نگران حکومتیں کوئی توجہ نہیں کر رہی ہیں جس کا فوری نوٹس لیا جائے۔ قادیانی جماعت ربوہ میں اپنے ترجمان اخبار الفضل میں مرزا محمود قادیانی مرتد کو فضل عمر صحابی کے الفاظ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے لکھ رہے ہیں اور قادیانی غیر مسلموں کے لئے مرنے کے بعد مکانوں کے لئے مخصوص دعائیں الفضل میں لکھ کر امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی خلاف ورزی کی جارہی ہے صوبائی حکومت اور ڈپٹی کمشنر جھنگ کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ اور مرزا طاہر کی بیوی کو حضرت سیدہ لکھا جارہا ہے۔ ●●

ختم نبوت یوتھ فورس اسلام آباد کے عہدے داروں کا بیان

(اسلام آباد) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان اسلام آباد کے صدر حافظ محمود الحسن نائب صدر طاہر محمود جنرل سیکرٹری محمد زبیر خان سیکرٹری اطلاعات محمد اشرف فریدی رابطہ سیکرٹری شوکت حیات نے اپنے ایک بیان میں قادیانیوں کی طرف سے الیکشن کے بائیکاٹ کرنے کے مطالبے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کی جماعت نے الیکشن کا بائیکاٹ کر کے آئین پاکستان سے غداری کی لہٰذا ارباب اقتدار فوراً ان قادیانیوں کو گرفتار کریں بلکہ آئین سے خلاف ورزی کرنے پر قادیانیوں پر غداری کا مقدمہ قائم کریں۔

عظیم انسان بنو

محمد اشرف شیخوپورہ والا — گوجرانوالہ نعیم

جب کوئی شخص اچھا کام کرتا ہے تو لوگ اس کی بہت تعریف کرتے ہیں لیکن کوئی اس تعریف کو اپنانا نہیں۔ ہم ہر شخص سے کچھ نہ کچھ اچھائی سیکھ سکتے ہیں کیونکہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے اگر ہر شخص کی خوبی کو اپنے اندر سمو لیا جائے ایک ایک خوبی جمع کر کے اپنایا جائے تو ایک عظیم انسان کا وجود عمل میں آجائے گا اور وہ "عظیم انسان" کا وجود صرف تعریفیں کرنے

خدمت انسانیت ایک عظیم عبادت ہے

ایک مفید اور مخلصانہ مشورہ

آج دنیا میں صحت کا مسئلہ ایک گمبھیر اور پیچیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔

ہم نے اس مسئلہ صحت کو نہایت آسان اور نہایت سستے طریقے سے آسان اور ارزاں بنانے کا عزم کیا ہے ... اور غریب اور متوسط طبقہ کے لوگ ... علاج کروا کر ... مایوس ہو چکے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے

مایوسی گناہ ہے

ہم مریض کا بااصول علاج پوری ہمدردی، توجہ، ذمہ داری اور دیانت داری سے کرتے ہیں۔

ہمارا طریقہ علاج دوسرے اداروں سے مختلف ہے۔

ہمارے طریقہ علاج سے بفضل تعالیٰ بیماری جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ اور ان شاء اللہ العزیز دوبارہ علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہمارا بلند معیار، بااصول، مستند ادارہ

آپ کو سستا، آسان، بااصول، تسلی بخش، مستقل اور مختصر طریقہ علاج فراہم کرے گا۔

آپ اپنے مریض کے حالات لکھ کر ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ادویات بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہیں۔

طالب علموں اور غرباء کے لئے خصوصی رعایت ہوگی

منیجر ادارہ

النجم الصحت حافظ آباد پاکستان

پوسٹ کوڈ:۔ ـــــ 52110

۵۲۱۱۰

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا

تحریر: جناب کے۔ایم سلیم صاحب راولپنڈی

قسط نمبر: ۴

مرزا طاہر پوتا اور مرزا قادیانی دادا کے نظریات میں دلچسپ تضاد

(نوٹ) از مؤلف: چونکہ سلطان محمد کا انتقال مرزا غلام احمد کی زندگی میں نہیں ہوا اس لئے مرزا غلام احمد بقول خود بد سے بدتر ٹھہرا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی بقول مرزا غلام احمد قادیانی ایک انسان کا افترا اور کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں ہے یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔

نوٹ از مؤلف: چونکہ سلطان محمد کا انتقال مرزا غلام احمد کی زندگی میں نہیں ہوا اس لئے مرزا غلام احمد بقول خود بد سے بدتر ٹھہرا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی بقول مرزا غلام احمد قادیانی ایک انسان کا افترا اور کسی خبیث مفتری کا کاروبار تھا اگر یہ خدا کا سچا وعدہ تھا تو نا ممکن تھا کہ ٹل جاتا۔

(ضمیمہ انجام آتھم مرزا ضمیمہ ص۵۴)

(روحانی خزائن ۱۱-۳۳۸) مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

ہ: ”میں بار بار کہتا ہوں کہ .... اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی“

نوٹ از مؤلف: مرزا غلام احمد جھوٹا نکلا پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور وہ مر گیا۔ سلطان محمد اس کی موت کے بعد اکتالیس برس زندہ رہا۔ (کتاب ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۳۱)

مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی (روحانی خزائن ۱۱، ۳)

ھ: میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی پادری آتھم کی موت واقع نہ ہوئی یعنی وہ پندرہ ماہ کے عرصے میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ (دوزخ) میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈالا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔

کتاب جنگ مقدس ص۱۸۹، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی (روحانی خزائن ۶، ۲۹۳)

(نوٹ) از مؤلف: پیش گوئی کی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء آخری تاریخ تھی مگر آتھم نہ مرا اور نہ بسزائے موت ہاویہ میں گرا مرزا غلام نے اس کے مارنے کے لئے جادو ٹونہ اور ٹوٹکے بھی کئے

(دیکھو کتاب سیرۃ المہدی جلد ا، ص۱۷۸)

مصنف مرزا طاہر کا چچا مرزا بشیر احمد ایم اے

اور میعاد کے آخری دن یعنی ۵ ستمبر کو قادیان میں یا اللہ آتھم مر جائے کی دعائیں بھی کرائیں۔

(اخبار الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء)

نوٹ: مگر سب بے کار آتھم پر جادو چلا نہ ٹونہ دعا کام آیا نہ اس کے بعد عاقل آتھم زندہ رہا۔

(ز) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی یعنی آتھم کی موت والی نہ ہوئی جھوٹی نکلی ...... اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی کہو۔

(کتاب جنگ مقدس ص۱۸۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

(خزائن ۶ — ۱۸۹)

(ح) ”میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا قادر و علیم اگر آتھم کو عذاب مہلک میں گرفتار کرنا اور احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم کو آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اور اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہوں“

(مجموعہ اشتہارات ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء ص۱۱۵)

نوٹ: از مؤلف: نہ آتھم مہلک عذاب میں گرفتار ہوا نہ محمدی بیگم سے نکاح ہوا تو بقول مرزا خود ..... خدا کی نظر میں مردود ملعون اور دجال تھا

(ط) ”اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ (مولانا ثناء اللہ) اپنے پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں فوت ہو جاؤں گا ..... تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔“

(نوٹ) از مؤلف: مرزا غلام احمد قادیانی مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوا پس مرزا کے قول کی خود تصدیق ہو گئی کہ میں مفتری اور کذاب ہوں۔ (اخبار مولوی ثناء اللہ صاحب سے۔

آخری فیصلہ مجموعہ اشتہارات ص۵۷۸، جلد نمبر ۳۔

(ی): دوسرے نامی مجھ سے مباہلہ کریں پس مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا تو میں اقرار کروں گا کہ میں جھوٹا ہوں۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، مصنفہ مرزا غلام احمد

(ج ۱۱ ص۳۰۵ روحانی خزائن)

(نوٹ) از مؤلف: اس کے مطابق مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا غلام احمد سے مباہلہ ہو چکا ہے کہ مباہلہ کے بعد مرزا غلام احمد مولانا کے سامنے مر گیا جس سے مرزا کے اس قول و اقرار کی تصدیق ہو گئی کہ میں جھوٹا ہوں۔

(ک) مرزا غلام احمد کی شادی نومبر ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا نے اشتہار شائع کیا اور پیش گوئی کی کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد بعض بابرکت عورتیں تیرے نکاح میں آئیں گی اسے تیری نسل بہت ہوگی میرے چار لڑکے ہیں

پانچویں کی بشارت دی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صہ ۱۰۲)

کتاب مواہب الرحمٰن صہ ۱۳۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

خزائن ۱۹۔۳۶۰)

(تبصرہ)

لیکن مرزا کے اس لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔

مرزا کے یہاں مرزا کی وفات تک کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا اس کے برعکس مرزا کے نکاح میں ایک عورت نہ آئی۔

(ک) "میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیرے لئے ۸۰ برس کی زندگی کی پیش گوئی ہے۔

کتاب تحفہ ندوۃ صہ ۲ مصنف مرزا غلام احمد خزائن ۱۹/ ۹۴

عصرِ حاضر

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں

عصر حاضر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینے میں، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کے قلم سے۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا حسین گلدستہ جس کا ہر ایک پھول اپنی طرف کھینچتا ہے۔

سو کے قریب چونکا دینے والے عنوانات، واقعات، حالات اور امکانات پر مشتمل۔

موجودہ دور کی ابتری سے متعلق ۱۴ سو سال بیشتر بیان فرمودہ پیشگوئیاں۔

قیامت، قرب قیامت میں پیش آنے والے حالات واقعات اور معاشرہ کا نمونہ۔

علماء، خلفاء، حکام، عوام اور سبھی کے اخلاق و عادات اور قابل اصلاح امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱۰۴ صفحات پر مشتمل خوبصورت کتابت اور عمدہ طباعت اور زیب نظر ٹائیٹل کے ساتھ صرف ۲۱ روپے میں طلب فرمائیں

مکتبہ بینات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔ ۵

نوٹ: از مؤلف: اس کے برعکس مرزا قادیانی ۸۰ برس سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا پیش گوئی غلط نکلی۔

کتاب تحفہ ندوہ ص ۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

(خزائن ۱۹۔۹۳)

ل: "الہام درج ہے بکر و ثیب" میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ دو عورتیں تیرے نکاح میں لاؤں گا ایک کنواری ہوگی دوسری بیوہ۔"

(کتاب تذکرہ طبع اول صہ ۳۹)

(نوٹ) از مؤلف: "مرزا کا زندگی بھر کسی بیوہ سے کوئی نکاح نہیں۔

(م) مرزا غلام احمد نے کہا کہ محمد حسین بٹالوی مجھ پر ایمان لائے گا لیکن مولوی محمد حسین نے مرتے دم تک بیعت نہ کی پیش گوئی غلط نکلی۔

(ن) "مجھے میرے خدا نے خبر دی ہے کہ ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا اور مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔

اشتہار یکم مارچ ۱۹۰۶ء از مرزا غلام احمد قادیانی)

ق: "وہ زلزلہ میری زندگی میں آئے گا۔۔۔۔ اگر میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۹۲ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۳)

نوٹ: از مؤلف: مرزا کی زندگی میں نہ زلزلہ آنا تھا نہ آیا

نوٹ: یہ مندرجہ بالا چند نمونے کے طور پر ورنہ مرزا غلام احمد کی جھوٹی پیشگوئیاں اور جھوٹی وحی الہامات پر ایک کتاب ضخیم تیار ہو سکتی ہے۔

(۲۱)

مرزا طاہر سے پوچھا گیا ہے:

(س) "ملا ضیاء الحق نے قادیانیوں کو زمینیں نہیں بخشیں: کیا ربوہ کی زمین انگریز گورنر سرموڈی نے قادیانیوں کو نہیں بخشی، اور سندھ میں تصرف الحق اور دیگر جاگیر اراضی الاٹ نہیں ہوئی؟

(۲۱)

مرزا طاہر سے پوچھا گیا ہے کہ:

ہم پر یہ الزام غلط ہے کہ ربانیت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ مرزا غلام احمد دعا کرتا ہے

نوٹ: "میرا سلسلہ انگریز سرکار کے حق میں خدمت ہے جو حضور نے خدمت کی ہے اور باقی صفحہ ۲۴ پر

لفظ "خاتم" کی تحقیق

ازروئے لغت و تفاسیر

از: حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی

روح المعانی میں ہے کہ خاتم ما یختم بہ کو کہا جاتا ہے جیسے طابع ما یطبع بہ کو کہا جاتا ہے فمعنی خاتم النبیین الذی ختم النبیون بہ ومآلہ اٰخر النبیین۔

۲۔ مفردات راغب میں ہے وخاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ ای

۳۔ وفی المحکم لابن سیدۃ وخاتم کل شی وخاتمتہ عاقبتہ واٰخرہ۔

۴۔ وفی التہذیب للازھری وخاتم النبیین اٰی اٰخرھم۔

۵۔ وفی لسان العرب وخاتمھم وخاتمھم اٰخرھم۔

۶۔ وفی تاج العروس الخاتم بالفتح والکسر من اسمائہ علیہ السلام وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ۔

۷۔ وفی مجمع البحار وخاتم بالفتح بمعنی الطابع ای شیٔ یدل علی انہ لا نبی بعدی۔

۸۔ وفی القاموس الخاتم آخر القوم کالخاتم وخاتم النبیین ای اٰخرھم

۹۔ وفی کلیات ابی البقاء وتسمیۃ نبینا خاتم الانبیاء لان خاتم القوم اٰخر القوم ثم قال ونفی الاعم یستلزم نفی الاخص۔

۱۰۔ وفی الصحاح وخاتم بکسر التاء وفتحھا کلہ بمعنی والجمع الخواتیم وخاتمۃ الشیٔ اٰخرہ محمد صلی اللہ خاتم الانبیاء۔

لفظ خاتم النبیین و مفسرین کرام

قرآن کریم کی جس قدر تفاسیر عہد صحابہؓ سے کر عہد مرزا تک لکھی گئی ہیں۔ یا بعد عہد مرزا یا قرآن کے جس قدر تراجم کئے گئے ہیں سب نے خاتم النبیین کی تفسیر و تشریح یہ کی ہے کہ حضورؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی لیکن جب گورداسپوری کو نبی بننے کی سوجھی صرف اس نے وہ بھی اول میں نہیں بلکہ آخر میں اپنا عقیدہ دربارۂ ختم نبوت اور اپنی تشریح ختم نبوت کو بدل ڈالا۔ تاکہ نبی بننے کی گنجائش نکل آئے جس سے اس کو خلاف امید کامیابی ہوئی اس کا اپنا بیان ہے کہ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ مسلمان اس چیز کو قبول کریں گے کہ نبوت جاری ہے لیکن انگریزی تعلیم اور انگریزی حکومت کی حمایت اور زوال فہم و عظمت دین نے ناشدنی کو شدنی بنایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہاں تک کہ اس مصنوعی نبوت نے ایک کامیاب اور نفع بخش فیکٹری کی شکل اختیار کی اور مزید سازی کا نام تبلیغ اسلام رکھ کر اس فیکٹری کی آمدنی میں خوب اضافہ کیا گیا۔ دوسری طرف اس نبوت کے ماننے والوں پر عہدوں اور تنخواہوں کی بارش ہونے لگی جس نے انہیں یہ احساس دلایا کہ یہ سب کچھ اس خود ساختہ نبوت پر ایمان لانے کی برکت ہے یا بالفاظ دیگر مرزا کا معجزہ ہے جس سے مسلمانوں کی اکثریت محروم ہے اگر حالات اور جاری غفلت کی رفتار یہی رہی تو عجب نہیں کہ مسلمانوں کو ایک اور اسرائیل سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن اس وقت کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ ؎

کشورے محکم اساسے بایدت

دیدۂ مردم شناسے بایدت

مرشد رومی حکیم پاک زاد

سر مرگ و زندگی برما کشاد

ہر ہلاک امت پیشیں کہ بود

زانکہ بر جندل گماں بردند عود (اقبالؒ)

۱۔ امام المفسرین ابن جریر الطبری اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین جس نے نبوت کو ختم کیا اور اس پر مہر لگادی پس وہ آپؐ کے بعد کسی لئے نہ کھولی جائے گی قیامت کے قائم ہونے تک اور ایسا ہی آئمہ تفسیر صحابہ و تابعین نے فرمایا (ج ۲۲ صہ ۱)

۲۔ حضرت علی بن حسین سے ابن جریر نقل فرماتے ہیں۔

"خاتم النبیین بکسر التاء اس معنی میں کہ آپ نے تمام انبیاء کو ختم کر دیا اور جیسا کہ منقول ہے قراء میں سے حسن اور عاصم نے اس کو بفتح التاء پڑھا ہے اس معنی میں کہ آپ آخر النبیین ہیں" (ج ۲۲ - صہ ۱)

۳۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔

"یہ آیت نص صریح ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا جب کوئی نبی نہ ہو تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا کیوں کہ رسالت نبوت سے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں۔ اس پر رسول اللہ کی احادیث متواترہ وارد ہوئی جو صحابہؓ کی بڑی جماعت نے آپ سے نقل کی ہے" (ابن کثیر ج ۸ صہ ۸۹)

آگے لکھتے ہیں۔

"تاکہ امت جان لے کہ آپ کے بعد ہر وہ شخص جو اس مقام کا (نبوت) کا دعوی کرے وہ جھوٹا افتراء پرداز اور دجال ہے" (صہ ۹۱)

۴۔ تفسیر کشاف میں ہے۔

"خاتم بفتح التاء بمعنی الۃ مہر و بکسر التاء بمعنی مہر کرنے والا اور اس معنی کی تقویت کرتی ہے ابن مسعود کی قرأت ولکن نبیا ختم النبیین اگر آپ یہ کہیں کہ آپ خاتم الانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام آخر زمان میں آسمان سے اتریں گے جواب یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے"

۵۔ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ

آپ کے اس عالم میں وصفِ نبوت سے متصف ہونے کے بعد نبوت کا پیدا ہونا منقطع ہو گیا اور ختم نبوت اس عقیدہ سے معارض نہیں جس پر اُمت نے اجماع کیا اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی اور شاید درجہ تواتر معنوی کو پہنچ جائیں اور جس پر قرآن نے تصریح کی ہے اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا یعنی نزول عیسیٰ علیہ السلام کیوں کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف نبوت سے متصف ہونے سے پہلے وصف نبوت سے متصف ہو چکے تھے۔" (ج ۴ صہ ۳۲۰)

۶۔ تفسیر مدارک میں ہے۔

"عاصم کی قرأت میں بفتح التاء بمعنی الآلۃ جس سے مراد آخر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی بنائے گئے اور عاصم کے بغیر سب قراء کے نزدیک بکسر التاء بمعنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا۔ جس کی ابن مسعود کی قرأت تائید کرتی ہے

۷۔ زرقانی شرح مواہب میں ہے خاتم النبیین ای آخرھم۔ خاتم النبیین کے معنی آخری نبیؐ کے ہیں (ج ۵ صہ ۲۶۷) یہی معنی تفسیر بحر المحیط ج ۷ صہ ۲۳۶) اور ابو السعود برحاشیہ تفسیر کبیر ج صہ ۹۸۸ میں لکھا ہے

۸۔ شفا و قاضی عیاض تفسیر آیت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں (طبع بریلی صہ ۳۶۲)

جو دحی کا دعوے کرے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے تو یہ سب گروہ کفار ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے والے جس نے خبر دی کہ وہ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور وہ سب لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں اور آپ کے ظاہری معنی پر بلا تاویل و تخصیص محمول ہونے پر اُمت متفق ہے تو اس کے خلاف معنی اختیار کرنے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

۹۔ غزالی لکھتے ہیں۔

اس آیت میں تاویل و تخصیص نہیں جو ایسا کرے وہ بکواس کرتا ہے جو اس کو حکم کفر سے روک نہیں سکتا امت متفق ہے کہ اس میں تاویل و تخصیص نہیں (الاقتصاد)

اسی طرح تمام کتب تفاسیر میں یہی معنی خاتم النبیین کے بیان ہوئے ہیں اور جو سیکڑوں صحابہ سے یہی معنی ختم النبوت فی الآثار میں منقول ہے۔ مجموعی انداز میں یہ مسئلہ کہ حضورؐ کے بعد نبوت کسی کو نہیں دی جا سکتی ایک سو سے زائد آیات قرآن میں ثابت ہے۔

ایف ڈی ایف سی (NDFC)

میں زبردست بے ضابطگیاں

شوگر ملوں کو فراہم کیے جانیوالے کروڑوں روپیے قرضے کی واپسی کی مشکل نظر آتی ہے

اس کا ذمہ دار کون؟

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قادیانی ٹولہ نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ ان کا ہدف تو پاکستان کو تباہ و برباد کرنا ہے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یوں تو ہر قادیانی اپنی جگہ سرگرم عمل ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ سرکاری عہدوں پر فائز قادیانی اس سلسلے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں

آپ غور سے دیکھیں جس طرح امریکہ و یورپ کی معیشت پر یہودیوں کا کنٹرول ہے ٹھیک اسی طرح ہمارے ملک کی معیشت پر قادیانی چھائے ہوئے ہیں اور ہر اس معاملے میں جہاں ملکی پالیسی بنتی ہیں وہاں وہ خفیہ طور پر دخیل نظر آئیں گے۔ اس طرح ایک طرف تو اہم ترین اداروں میں اپنی گرفت مضبوط رکھتے ہیں کہ کہیں مملکت خداداد پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن نہ ہو جائے اور دوسری طرف ملکی وسائل کے ذریعہ اپنی جماعت کے لئے ترقی کی راہ ہموار کرنا اور اپنی تجوری بھرنی ہوتی ہے۔ قادیانیوں نے ہمیشہ سے ملکی وسائل اور دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ غبن کیا۔ دھاندلیاں کیں اور جائز و ناجائز طریقہ سے نہ صرف اپنی جماعت کے مفاد کے لئے کام کیا بلکہ سرکاری اداروں میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی بھی سعی کرتے ہیں۔ ختم نبوت کے گذشتہ شماروں میں ایسے بے شمار واقعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اسی لئے ایک طویل عرصے سے پاکستان کے مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر سے ہٹایا جائے لیکن حکومت نے مسلمانوں کے اس مطالبے پر کوئی توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے سرکاری عہدوں پر قادیانی دوبارہ سرگرم عمل ہو گئے۔

حال ہی میں ہمیں ایک رپورٹ نیشنل ڈیولپمنٹ فنانس کارپوریشن کے بارے میں ملی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس ادارے کے ایک شخص کو جو کہ قادیانی ہے چند ماہ قبل ترقی دے کر ایگزیکٹیو وائس پریذیڈنٹ بہلے ایگرو انڈسٹریز بنایا گیا حالانکہ NDFC میں اس سے سینئر قابل اور تجربہ کار افراد موجود ہیں۔ مزید یہ بھی ہمیں بتایا گیا کہ مذکورہ شخص ۳ ماہ کی چھٹی پر سیر کے لئے امریکہ گیا اور حال ہی میں واپس آیا۔ مذکورہ شخص کا نام عبدالشکور بتایا جاتا ہے۔ ہم نے اس بات کی تصدیق کے لئے کہ آیا عبدالشکور کا تعلق قادیانی گروہ سے ہے ان سے براہ راست فون پر رابطہ کیا تو انہوں نے برملا اعتراف کیا کہ وہ قادیانی ہے۔ ایک واقف حال نے بتایا کہ یہ شخص پہلے کشمیر شوگر ملز میں بطور (CANE) کین منیجر تھا۔ پھر ۱۹۸۳ء میں ایک P کی مہربانی سے ایگرو انڈسٹریز میں ٹیکنیکل ایڈوائزر کے عہدے پر فائز کیا گیا اب یہ ایگزیکٹیو وائس پریذیڈنٹ ہے۔

اتنے اہم ترین حساس عہدے پر ایک قادیانی کا فائز کیا جانا یقیناً سب کے لئے باعث تشویش ہے جبکہ اس ادارہ کے بارے میں حال ہی میں اخبارات میں زبردست بے ضابطگیوں کی مفصل رپورٹ شائع ہوئی ہیں اخبارات کے مطابق دیسے تو NDFC نے کئی کاغذ کو کروڑوں روپے کے قرضے فراہم کئے لیکن خصوصاً شوگر ملوں کو جو قرضے جاری کئے۔ اس کے بارے میں نکتہ چینی ہو رہی ہے اور یہ سوالات اٹھ رہے ہیں۔ وہ کون شخص ہے جو شوگر ڈویژن میں بیٹھا ہے اور اتنی بھاری رقم قرضہ دلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کم ہیں کہ یہ قرضے واپس ہوں۔ FIA اس سلسلے میں تحقیقات کر رہی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ تحقیقات کا دائرہ کہاں تک وسیع کیا جاتا ہے کیا اس سلسلے میں شوگر ڈویژن اور اس سے متعلقہ ذمہ دار افراد سے پوچھ گچھ ہو گی؟ کیا ان لوگوں سے بھی تحقیقات کی جائے گی جو ایگرو انڈسٹریز کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہیں؟ ہمارے نمائندے کو یہ بھی معلوم ہوا کہ NDFC میں مزید کئی قادیانی موجود ہیں۔ عوامی و مذہبی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان قادیانیوں کو فوری طور پر نکالا جائے۔ واضح رہے کہ NDFC کا دفتر PNSC بلڈنگ کراچی میں واقع ہے۔

بقیہ : خلق محمدی ؐ

۴۔ مکہ میں ایک عورت کا نام فاطمہ تھا اس نے چوری کی۔ لوگوں نے اسامہ بن زیدؓ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارے تھے سفارش کرائی فرمایا کیا تم تعزیرات الٰہی میں سفارش کرتے ہو۔ سنو! اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی ایسا کرتی تو میں تعزیر ہی دیتا۔

۵۔ اعتدال کی بابت حضورؐ کا ارشاد ہے خیر الامور اوسطہا اس سے ہر ایک بات میں درمیانہ پن رکھنے کی ہدایت ملتی ہے۔

صدق و امانت

۱۔ جانی دشمن بھی حضورؐ کی سچائی اور امانت کا اقرار کرتے تھے

۲۔ بچپن ہی سے سارا ملک حضورؐ کو صادق (سچا) اور امین کہہ کر پکارا کرتا تھا۔

۳۔ ایک دن ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے جھوٹا نہیں سمجھتا لیکن تیرے دین پر میرا دل ہی نہیں جمتا۔ (۴) جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے مدینہ کے لئے نکلے تھے دشمنوں نے اس رات حضورؐ کے قتل کا سامان پورا بنایا تھا۔ مگر حضورؐ نے پیارے بھائی علی المرتضیٰؓ کو اس لئے مکہ میں پیچھے چھوڑا تھا کہ جو امانتیں لوگوں کی میرے پاس ہیں وہ دے دینا۔

عفت و عصمت

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ میں لوگ کہانیاں کہا کرتے تھے مجھے بھی سننے کا شوق ہوا۔ اس وقت عمر دس برس سے کم تھی۔ میں اس ارادہ سے چلا راستہ میں آرام کے لئے ذرا بیٹھ گیا وہیں نیند آگئی جب سورج نکلا تب آنکھ کھلی۔

۲۔ اسی عمر کا ذکر ہے کسی کے ہاں بیاہ تھا عورتیں گا رہی تھیں دف بجتی تھی میں سننے کے لئے چلا چلتے چلتے نیند نے غلبہ کیا سو گیا دن نکلتے اٹھا۔

ان دونوں باتوں کے سوا کبھی کسی مکروہ کام کا میں نے ارادہ بھی نہیں کیا۔

زہد

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی الٰہی ایک دن بھوکا رہوں ایک دن کھانے کو ملے۔ بھوک میں تیرے سامنے گڑگڑایا کروں ... کروں۔

۲۔ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کنبہ مہینہ دو مہینہ تک پانی اور کھجور پر گذران کرتا چولہے میں آگ تک نہ جلائی جاتی۔

۳۔ صدیقہؓ کہتی ہیں میرے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تھا۔

۴۔ حفصہؓ کہتی ہیں میرے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر صرف ٹاٹ تھا اسے دو تہہ کر کے بچھا دیا جاتا ایک دن ہم نے چار تہہ کر دیا فرمایا بستر نرم ہو گیا ہے پھر ایسا نہ کرو۔

۵۔ ابن عوفؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی میں جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری رات دنیا میں کاٹی اس رات صدیقہؓ نے چراغ کے لئے تیل ایک پڑوسن سے ادھار لیا تھا۔

۷۔ وفات کے بعد حضورؐ کی زرہ یہودی کے پاس تھی جو اناج کے بدلے گروی تھی۔

۸۔ آنحضرت جیسا زہد خود فرماتے ایسی ہی نصیحت کنبہ والوں کو فرماتے۔ حضورؐ کی بیٹی فاطمہؓ زہرا نے اپنے ہاتھ دکھائے جو تنور کی آگ سے جھلسے ہوئے چکی پیسنے سے چھالے پڑے ہوئے اور ایک لونڈی مانگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو خوب یاد کرو دنیا کی تکلیفیں کیا ہیں۔

۹۔ دعا فرمایا کرتے۔ الٰہی آل محمدؐ کو صرف اتنا دے جسے پیٹ میں ڈال لیں۔

۱۰۔ زہد کی یہ سب صورتیں اختیاری تھیں لاچاری کچھ نہ تھی۔

عبادت

۱۔ نفلی نمازیں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے صحابہؓ نے کہا کہ حضورؐ تو بخشے ہوئے ہیں پھر اتنی تکلیف کیوں فرماتے ہیں۔ فرمایا کیا اب میں اس کا شکر نہ کروں۔

۲۔ سجدہ میں اتنی اتنی دیر تک پڑے رہتے کہ دیکھنے والوں کو انتقال کر جانے کا وہم ہو جاتا۔

۳۔ مناجات کے وقت سینہ مبارک دیگ کی طرح جوش مارتا ہوا معلوم ہوا کرتا۔

۴۔ آیت رحمت پڑھ کر دعا مانگتے اور آیت عذاب پڑھ کر کانپ اٹھتے۔

۵۔ کئی کئی دن کا برابر روزہ رکھا کرتے اوروں کو ایسا روزہ رکھنے سے منع کرتے۔

عام برتاؤ

۱۔ سب سے ہنس مکھ ہو کر ملتے ۲۔ یتیموں کو پالتے بیواؤں کی مدد کرتے۔ ۳۔ غریبوں مسکینوں سے پیار کرتے ان میں جا کر بیٹھا کرتے

۴۔ سفید زمین پر بیٹھ جاتے اپنے لئے کوئی سامان امتیاز کا پسند نہ فرماتے۔

۵۔ لونڈی غلام بھی بیمار ہو جاتے تو خود جا کر ان کی خبر لیتے

۶۔ ہر کوئی مسلمان مر جاتا اس پر قرض ہوتا تو بیت المال سے اس کا قرض دفن کرنے سے پہلے ادا کرتے۔

۷۔ کوئی مخلص مرتا تو اس کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوتے۔

۸۔ منافق لوگ سامنے آکر گستاخیاں کیا کرتے دشمنوں کو مدد دیا کرتے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان سے بدلہ نہ لیا کرتے

۹۔ ایک دفعہ نجران کے عیسائی آئے ان کو اجازت دے دی کہ مسجد نبوی میں اپنے طریقہ کی نماز پڑھ لیں۔

۱۰۔ جنگل میں ایک بکری ذبح کرنے لگے ایک بولا میں ذبح اور صاف کروں گا۔ ایک بولا میں گوشت کاٹ دوں گا ایک بولا میں پکا دوں گا آنحضرتؐ نے فرمایا میں لکڑیاں لے آؤں گا۔ عرض کی گئی ہم سب خدمت کو حاضر ہیں حضورؐ کیوں تکلیف کریں۔ فرمایا میں بھائیوں میں نکما نہیں رہنا چاہتا

عفو و رحم

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا امیر حمزہؓ کو وحشی نے مارا ناک کان وغیرہ کاٹے کلیجہ نکالا تھا پھر بھی جب اس نے معافی کی بابت عرض کیا تو معاف کر دیا۔

۲۔ ہبّار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بیٹی زینبؓ کے نیزہ مارا وہ ہودج سے گر گئیں۔ حمل جاتا رہا یہی صدمہ ان کی موت کا سبب بنا ہبّار نے سامنے آکر معافی مانگی معاف فرما دیا۔

۳۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے سو گئے تلوار ٹہنی سے لٹکا دی ایک دشمن آیا تلوار اٹھا لی اور آنحضرتؐ کو گستاخی سے جگایا اور پوچھا اب کون تم کو بچائے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "اللہ" وہ شخص چکر کھا کر

گر پڑا تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی آنحضرت ﷺ نے تلوار اٹھا لی۔ فرمایا اب تجھے کون بچا سکتا ہے وہ حیران رہ گیا فرمایا جاؤ میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔

۳۔ فرمایا جاہلیت کی جن باتوں پر قبیلے لڑا کرتے تھے میں سب باتوں کو مٹاتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان کے خون کا دعویٰ چھوڑتا ہوں اور جن لوگوں سے میرے چچا نے قرض لینا ہے ان کو قرض بھی معاف کرتا ہوں۔

بقیہ : دادا پوتا کے نظریات

مرید ثابت کرتا ہوں

مدعا یہ ہے کہ ...... سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے ...... سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے"

(درخواست بحضور نواب لیفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مجموعہ تبلیغ رسالت جلد ۷، صفحہ ۱۹ مجموعہ اشتہارات جلد ۳۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء)

ب: "میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سرکار برطانیہ کی۔

سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ کی ہے ...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔

ارشاد مرزا غلام احمد

گورنمنٹ کی توجہ کے لائق (مصنف مرزا غلام احمد قادیانی) گورنمنٹ کی توجہ کے لائق مقدمہ شہادت القرآن)

ج: "سو اس نے وعدہ نے مجھے بھیجا اور میں اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت میں جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آسانی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔

(تحفہ قیصریہ ص ۳۰، روحانی خزائن ج ۱۲ ص ۲۸۳)

(مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

بقیہ : عبرتناک انجام

مفتوحہ علاقے جاگیروں میں بٹ جاتے اسلام کی بانیاں پالیسی حضرت عمرؓ نے بنائی ان کا ہاتھ حضرت عثمان غنیؓ نے بٹایا۔ اس چلانے والے بدبخت نے ابوقلابہ کو تفصیل سنائی کہ میں امیرالمومنین کے گھر میں کود کر حملہ کرنا چاہتا تھا کہ ان کی شریک حیات آڑے آئیں میں نے انہیں ایک تھپڑ رسید کیا وہ گوشت کا لوتھڑا اپنی سرگزشت کیا سنا رہا تھا اس کی بدبختی منہ سے بول رہی تھی اس نے کہا میری یہ بدسلوکی اور دست درازی دیکھ کر سیدنا عثمان غنیؓ سے انضباط نہ ہو سکا فرمایا یہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ ناحق ایک پردہ دار بی بی پر ہاتھ اٹھاتا ہے اور پھر انتہائی مظلومیت میں ان کی زبان سے نکلا خداوندا اس ستمگار کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے اسے آگ کا لقمہ بنا دے اس نے کہا یہ بددعا سن کر میرے ہوش اڑ گئے میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ مظلوم کی آہ کبھی رائیگاں نہیں جاتی ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ منظر خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان غنیؓ کی فریاد پر عرش الٰہی لرز گیا۔ حضرت عثمان غنیؓ تو محبوب رب العالمین کے محبوب تھے جنت کی سب سے زیادہ بشارتیں انہی کو ملی تھیں۔ دنیا نے بہت جلد ان کی آہ رسا کا انجام دیکھ لیا۔ یزید بن حبیب کہتے ہیں کہ امیرالمومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے گستاخی کرنے والوں میں کوئی غضب الٰہی سے نہ چھوٹا یہ دیوانے کتوں کی طرح پاگل ہو کر مرے حضرت نافع کا بیان ہے کہ جس نے ان کا عصا اپنے گھٹنے کے بل پر توڑا تھا اس کی وہ ٹانگ ہی سڑ گئی۔ حضرت حذیفہ بن یمان کا کہنا ہے اللہ کی قسم قاتلین عثمانؓ کا ٹھکانہ دوزخ کے سوا کوئی اور نہیں۔ ابوقلابہؓ سے اس سڑے گلے گوشت کے لوتھڑے نے کہا کہ میرے ہاتھ پاؤں کٹ گئے میری آنکھیں اندھی ہو گئیں اب ایک آگ کا مرحلہ باقی ہے جو ضرور پورا ہو گا کون جانے جو آگ باہر سے نظر نہ آئی وہ اندر سے اسے کس طرح جلائے جاتی تھی کہ وہ بے تحاشا چلانے لگتا تھا آگ آگ آگ۔

بقیہ : مولانا مفتی محمودؒ

ہم نے جتوئی صاحب سے ملاقات کی اور میٹنگ کی تو جتوئی صاحب نے کہا کہ جب انہیں غیر مسلم کہا گیا ہے تو آپ کو ان کے نام لینے کی کیا ضرورت ہے تو ان سے ہم نے کہا کہ یہ تو ایک کلیہ اور دفعہ کے تحت غیر مسلم کہا گیا ہے لیکن عوام کا جو مطالبہ ہے وہ ان کے بارے میں مخصوص ہے کہ ان کو کافر کہا جائے تو کافی بحث کے بعد اس نے تسلیم کیا تو ہم نے کہا کہ دستور میں شیڈول کاسٹ اینڈ مرزائی لکھو بریکٹ میں لاہوری گروپ اور قادیانی گروپ لکھو۔ پیرزادہ نے کہا کہ ان کو احمدی لکھو ہم نے کہا وہ احمدی ہیں ہی نہیں ہم انہیں احمدی تسلیم ہی نہیں کرتے کیونکہ وہ تو مبشراً من بعدی اسمہ احمد سے تعبیر کرتے ہوئے اپنے آپ کو احمدی لکھتے ہیں۔ تو پیرزادہ نے کہا کہ ان کو آئین میں احمدی لکھ کر بریکٹ میں لاہوری یا قادیانی لکھو تو ہم نے اس سے بھی انکار کیا کیونکہ میں نے کہا کہ اس کا معنی تو یہ ہے کہ ہم نے بھی انہیں احمدی تسلیم کر لیا تو کمیٹی کے چند ممبروں نے اس بارے میں ان سے اتفاق رائے کا اظہار کیا اور مجھے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا تو میں نے انہیں علیحدہ کرنے میں سمجھایا کہ دیکھو میں قانون دان تو نہیں ہوں۔ لیکن مجھے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بریکٹ میں جو بات لکھی جاتی ہے وہ اصل نہیں ہوتی دستور کا حصہ وہ ہے جو اصل میں ہے بریکٹ میں تو بطور وضاحت کے لکھا جاتا ہے تو انہوں نے کہا کہ اب پھر کیا لکھیں تو میں نے کہا کہ یہ لکھو متبعین مرزا غلام احمد قادیانی بریکٹ میں لکھو کہ قادیانی اور لاہوری گروپ تو یہاں پہ پیرزادہ نے یہ حربہ استعمال کیا اور کہا کہ نام کی آئین میں ضرورت نہیں ہے ہم نے کہا کہ بوقت ضرورت ہوتی ہے جیسے محمد علی جناح اور تاریخ اسلام حضور اکرم ﷺ کا نام تو پیرزادہ نے دوسرا حربہ استعمال کیا۔ مفتی صاحب آپ ان کا نام لکھوا کر دستور کو ناپاک نہ کریں۔ تو میں نے کہا کہ کوئی ایسی بات نہیں بلکہ قرآن مجید میں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے شیطان فرعون ہامان کا نام بھی ہے تو وہ جب میرے دلائل کی وجہ سے تنگ آ گئے اور چپ ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ اب کیا لکھیں تو میں نے کہا کہ لکھو قادیانی اینڈ لاہوری بریکٹ میں لکھو (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) تاکہ یہ وضاحتی جملہ ہو جائے اور دستور میں شامل نہ ہو اور اس بارے میں

بھٹو صاحب سے ہماری دوسری میٹنگ ہوئی چھ ستمبر کو گیارہ بجے رات تک ہم نے بھٹو سے کہا کہ لوگ انتظار میں ہیں اور آپ نے تمام علاقوں میں فوج مقرر کردی ہے تو اس مسئلہ کو حل کئے بغیر سات ستمبر کو خون خرابہ اور فساد ہوگا تو اس کے اعصاب کمزور پڑ گئے اور اس نے اپنے اقتدار کو خطرے میں سمجھا سات ستمبر کو ترمیم قبول ہوئی اور یہ مسئلہ حل ہوا تو میں آخر میں پھر آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ پہلے کی طرح اتحاد کی کوشش جاری رکھیں اس کی مدد سے ہمارے دوسرے مسائل بھی حل ہوں گے میں حیران ہوتا ہوں کہ بعض لوگ اب بھی تکفیر کے فتوے جاری کرتے ہیں اور اس سے سبق حاصل نہیں کرتے تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ لوگ اتحاد کو باقی رکھیں میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

بقیہ : آپ کے مسائل

وظیفہ بھی دیتے ہیں تو کیا یہ پیسے ماں اپنے لئے خرچ کر سکتی ہے یعنی لے سکتی ہے یا کہ ان پیسوں پر بچے ہی کا حق ہوتا ہے اور وہ بچے ہی کے ہوتے ہیں اور ضروری ہے کہ بچے ہی کی کوئی چیز بنا دی جائے۔

ج :۔ اگر ماں باپ کو دینا مقصود ہو تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور اگر بچے ہی کو دینا مقصود ہو تو جائز نہیں ۔

(۲) اگر بچے کی ماں یہ پیسے لے سکتی ہے تو بچے کی کتنی عمر تک خود ماں پیسے بچے کو دیئے جانے والے استعمال کر سکتی ہے ۔

(۳) اور مولانا صاحب میرے اس مسئلے کا حل بھی ضرور بتا دیجئے گا کہ میرے دو کھیت زرعی زمین کے ہیں جس کا سالانہ ٹھیکہ مجھے صرف تین ہزار ملتا ہے جب کہ ان دو زرعی کھیتوں کی قیمت ایک لاکھ ۲۰ ہزار ہے تو کیا مجھے جو زکوٰۃ دینی ہوگی وہ مجھے تین ہزار پر دینی ہوگی یا کہ زمین کی قیمت کے لحاظ سے زمین کی قیمت پر دینی ہوگی ۔

ج :۔ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس رقم پر جو سال گزرنے کے بعد بچ رہے ۔ زمین کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں البتہ اس کی فصل پر عشر ہے ۔ اور وہ آج کل گورنمنٹ وصول کر لیتی ہے ۔

(۴) کیا بینکوں اور قومی اداروں سے لیا جانے والا منافع جائز ہے یا کہ ناجائز ہے ۔

ج :۔ ناجائز ہے ۔

س :۔ اگر ناجائز ہے تو پلیز مولانا صاحب کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کر دیں جب کہ بینکوں کو قرض تو نہیں دیا ہوتا جو کہ زیادہ کر کے لوٹا دیتے ہیں۔ یہ پیسہ تو وہ اپنے کاروبار میں لگاتے ہیں اور اس کاروبار سے جو منافع ہوتا ہے اس منافع سے ہمیں منافع دیتے ہیں۔ یعنی ایک طرح سے ہم ان کے ساتھ کاروبار میں پیسہ لگا کر کاروبار میں شیئر کرتے ہیں بالکل جیسے طرح ہم کوئی مکان خرید کر کرائے پر دے دیتے ہیں تو یہ کرایہ بھی تو جائز ہوتا ہے۔ اگر بینک سے لیا گیا منافع ناجائز ہے تو مکان کا کرایہ پھر کیسے جائز ہے پلیز مولانا صاحب وضاحت کر کے جواب سے یہ الجھنیں دور کر دیں

ج :۔ روپیہ پر لگا بندھا منافع لینا سود ہے چیزوں کا کرایہ لینا جائز ہے اگر روپیہ کسی کاروبار پر لگا دیا جائے اور یہ طے کر لیا جائے کہ اس سے جو منافع حاصل ہوگا اس کو تقسیم کیا جائے تو یہ سود نہیں۔ الغرض جب اصل رقم کا فیصد منافع مقرر کر لیتے ہیں تو سود ہے ۔

بقیہ : آخرت کی تیاری

اس کی وفات کا وقت آ گیا تو صاحبزادے نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابا جان کوئی وصیت فرما دیجئے۔ جواب دیا کہ بیٹا میرے پاس مال نہیں جس کی وصیت کروں، البتہ جب مروں تو کھجوروں کے درمیان دفن کر دو اور میری قبر پر یہ قطعہ لکھو (یہاں میرا درج ہے جو اوپر نقل کیا گیا ہے)۔ بعد ازاں تین دن تک میری قبر پر آتے رہو۔ بیٹے نے باپ کی وصیت پوری کی تیسرے دن جب اس کی قبر پر آیا قبر کے اندر سے ایک مہیب آواز سنی! خوف و ہراس کی حالت میں گھر لوٹا رات ہوئی تو والد صاحب کو خواب میں دیکھا حال احوال دریافت کیا باپ نے کہا :

بیٹا! تھوڑے دنوں بعد تم ہمارے پاس آ پہنچو گے بھائی بڑا سخت ہے اس لئے طویل سفر پر روانہ ہونے کی تیاری جلد کر لو اور جس منزل سے کوچ کرنے والے ہو وہاں سے اپنا سامان اس منزل میں منتقل کر لو! جہاں تم کو رہائش اختیار کرنی ہے۔ دیکھو اس دھوکہ میں مت پڑو جو باطل کے پرستاروں کو لگا ہے انہوں نے امیدوں کو طول دیا اور معاد کے معاملہ میں کوتاہ اندیشی سے کام لیا۔ انہیں موت کے وقت ندامت ہوئی اور اضاعت عمر پر افسوس ہوا مگر نہ تو موت کے وقت کی ندامت ان کیلئے سود مند ہوئی اس وقت اپنی کوتاہی پر افسوس کرنے سے انہیں فائدہ ہوا، بس بیٹا! جلدی کرو، جلدی کرو ۔"

بڑے میاں نے بتایا کہ جس رات صاحبزادے نے خواب دیکھا اس کی صبح کو میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے اپنے خواب کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرے والد صاحب نے مجھے تین بار جلدی کرو، جلدی کرو کا حکم دیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی کے تین مہینے یا تین دن باقی رہ گئے ہیں چنانچہ تیسرا دن ہوا تو اس نے اپنے اہل و عیال کو بلا کر انہیں رخصت کیا اور رات آئی تو قبلہ رخ ہو کر کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دی ۔

بقیہ : قرآن کی عظمت

کا حکم دیا گیا ہے ۔

متذکرہ بالا احکام کی روشنی میں اگر انسان اپنی فانی زندگی کے کلی گوشوں پر نگاہ ڈالے تو اسے خود بخود اپنی حقیقت کا احساس ہو کہ وہ کس حد تک اپنی عملی زندگیوں میں احکام الٰہی کی پیروی کرتا ہے ۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرتا ہے ۔ حالانکہ وہ قرآن کی رسمی تلاوت بھی کرتا ہے ۔ اور عبادت کے بعض مراسم کو کرنے کا بھی عادی ہے ۔ یہ احکام خداوندی انسانی زندگی کے لئے کس درجہ اہم اور سود مند ہیں، وہ کسی اہل نظر اور صائب الرائے انسان سے مخفی نہیں ۔ نوع انسانی کی سوسائٹی کے لئے یہ ایک ایسی شمع ہے جس سے انسان کا روحانی جوہر چمک سکتا ہے۔ قرآن کی تلاوت لاریب برکت و فلاح کا ذریعہ ہے۔ لیکن قرآن سے محبت کا دعویٰ اس امر کا متقاضی ہے کہ انسان اس کے بتائے ہوئے اصول پر خود بھی عمل کرے اور دوسروں کو اپنے دعوت عمل سے متاثر کرے ۔ تاکہ اللہ کا دین سربلند ہو۔

فَمَا علینا الا البلاغ ۔

بقیہ : بزم ختم نبوت

گوشت کا ریشہ دانتوں کو
بہت مضر ہے خوب سنو
گوشت کبھی جب کھاؤ تم
دانتوں کو ہنلاؤ تم
دانت کے جو دو دشمن ہیں
چاکلیٹ اور آئس ہیں
مسلو دانت کبھی بسم اللہ
بسم اللہ بھی بسم اللہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

- تبلیغ و اشاعتِ اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
- اِصلاحِ عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق
- تربیتِ اخلاق
- بالخصوص تحفظ عقیدۂ ختمِ نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیئے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیانِ اسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔ (د) تعلیمِ بالغاں (ر) تعلیمِ نسواں

الحمد للہ! اِس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرونِ ملک و بیرونِ ملک سرگرمِ عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

شرائطِ رُکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین او طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اِقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسُول اللہؐ کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصُول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مقاصد اور طریقِ کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تا زیست عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے رُکن متصوّر ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸